

کارکاری کی تہذیب کاریاں



حنیف الحیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ

مولانا محمد فیض احمد ایسی رضوی

کار و کاری کی تباہ کاریاں

ہملہ حقوق بحق باشر محفوظ ہیں

رحمۃ اللہ علیہ (رحمۃ اللہ علیہ) جہان یار سونے کے بیج

کار و کاری کی تباہ کاریاں

مصنف

فیض ملت آفتاب المست، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام
صوفی مختار احمد اویسی

ناشر

سیرانی کتب خانہ بہاول پور

کار و کاری کی تباہ کاریاں

ہملہ حقوق تکناشر محفوظ ہیں

رابطہ: (0300) 7777777 یا 0300 7777777

کار و کاری کی تباہ کاریاں

مصنف

فیض ملت آفتاب السنت امام المناظرین، رئیس البصائر
حضرت علامہ الکافی مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام
صوفی محمد احمد اویسی

ناشر

سیرانی کتب خانہ بہاول پور

کتاب : کار و کاری کی تباہ کاریاں

مصنف : فیض ملت، آفتاب بکسٹ، امام الشاطریں مدینہ منورہ

نظرت علامہ حافظ مفتی محمد رفیع احمد لکھی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام : صوفی محمد احمد اویسی

ناشر : سیرانی کتب خانہ بہاولپور

اشاعت : ۱۴۰۲ھ

صفحات : 64

قیمت : 55 روپے

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
5	غرض ہر شے	۱
6	پیش نظر	۲
9	کار و کاری کی تباہ کاریاں	۳
11	ہر تباہی اساتذہ	۴
11	امام عظیم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ	۵
12	قرآن الیم	۶
14	بالا خانے پر عورت گورہ کی حکمت	۷
14	بدنگاہی کے متعلق احادیث مبارکہ	۸
21	کار و کاری کی حکایات	۹
28	چند روز زندگی	۱۰
29	کالج کے نام سے	۱۱
32	ازدواجی زندگی کے فوائد	۱۲
33	زوجین کے معاشرے کی ہدایت دہانی	۱۳
33	ہدایت نبوی ﷺ	۱۴
37	کار و کاری کا اصل	۱۵
37	سربراہوں کے لئے	۱۶
38	لوگوں اور چیزوں کے لئے	۱۷
38	زنا کی مذمت	۱۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۹	زناہر غیر مذاب	41
۲۰	لوالت کی خرابیاں	41
۲۱	زناہر مذاب کے محرب نئے	42
۲۲	شفیق است <small>بسم اللہ</small> کا معاشرہ	43
۲۳	روحانی نئے	46
۲۴	کلیات	46
۲۵	لوالت کار و کاری کا آخری فیصلہ	49
۲۶	غیرت انسانی	52
۲۷	شکوہ و شہادت	52
۲۸	ایک تجویز	53
۲۹	جائیت کا نمونہ	55
۳۰	لوالت کو خود کو کرنے کا طریقہ	55
۳۱	آخری گزارش	56
۳۲	قل: حق کا آخری خطاب	56
۳۳	میں فقی ہوں	59
۳۴	ایک	62

عرض ناشر

کار و کاری کی بناء کارخان اور باقی نام ہیں۔ ہاتھوں اندرون سندھ میں اس کا سلسلہ عرصہ سے جاری ہے۔ مگر فہمیں کہ وہ رسم بد کا قلع قمع کرنے کے لئے ابھی تک کوئی خاطر خواہ طریقہ نہیں اختیار کیا گیا۔ اگر یہ سلسلہ چونکی چتر ہا تو اس کا انجام بہت ہی افسوسناک ہوگا۔

ابھی تک اس برائی کے سد باب پر کوئی کتاب یا رسالہ موجود نہیں تھا۔ مگر اللہ عزوجل کے فضل سے حضرت علامہ مفتی محمد رفیع احمد اویسی رحمہ اللہ نے اس کتاب آپ نے اپنی اچھائی مصروفیات کے باوجود اس برائی کے خاتمہ کے لئے اپنا قیمتی اٹھایا۔ اور بہت ہی اہم معجزات اس رسالے میں جمع فرما کر جہاں ہاتھوں کا فریضہ ادا فرمایا ہے۔

لب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے اور خاص طور سے اندرون سندھ میں اس رسالہ کو عام کیا جائے تاکہ اس رسم بد کا قلع قمع ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی اس محنت کو قبول فرما کر معاشرے سے کار و کاری کی محنت کو خاتمہ فرمائے اور ہر مسلمان مرد و عورت کو نصرت و حیا کی چادر نصیب فرمائے۔ آمین بجاواللہ الصلوٰۃ والسلام

فقط والسلام

ایم ار خدامہ دار حق قادری عطاری

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام لاهلہما وآلہ واصحابہ اجمعین
فقیر اویسی غفرلہ اللہ کے تہ روز بارت مگر حضرت اسے واپس باب مدینہ
کراچی پہنچا تو چند روز یہاں اقامت نصیب ہوئی حاتی محمد اسلم اویسی دھاری نے
فرمائش کی کہ کار و کاری پر کچھ لکھیں فقیر کو یہ لفظ پہلی بار سنا، بالآخر چہ فقیر کی سندھ میں
اکثر گمراہ رفت رہتی ہے اور علامہ و احباب بھی بکثرت ہیں۔ لیکن یاد کر لیں کہ انوں
نے نہ سنا تو اس سے محسوس ہوا کہ یہ سندھی لفظ ہے اتفاقاً "ہفت روزہ دین" اخبار
کراچی کے ایک شمارہ میں ایک بیان شائع ہوا، اس سے گمان غالب ہوا کہ یہ سندھی
لفظ ہے احباب سے اس کے متعلق استفسار کیا تو کئی بخش بات نہ بنی۔ فقیر نے
بیاد پور پہنچے ہی اپنے کیمہ عزیز فاضل نوجوان صاحبزادہ علامہ راشدنی صاحب
زید مجھ کو خط لکھا۔ انہوں نے بھی فوراً جواب بھیج دیا خط کا متن ملاحظہ ہو۔

حضرت قبلہ سیدی دامت برکاتہم العالیہ بیاد پور شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ تحریریت ہو گئے آج آپ کے محبوب گرائی سے شرف ہوا۔
آپ نے کار و کاری کے متعلق دریافت فرمایا ہے۔ کار و کاری کا لغوی معنی "کالا
کالی"۔

یہ تب بولا جاتا ہے جب کوئی عورت کسی شخص سے باہر تعلقات قائم کر لے
جب دونوں رگے ہاتھوں پکڑے جاتے ہیں تو انہیں کار و کاری کہا جاتا کہ دونوں نے
کالا لکھا کیا۔

(چونکہ سندھ میں کام کے بجائے مارا پڑتے ہیں جیسے کراچی میں مارا پڑا جاتا تھا ایک

عورت کا کام ہے اس سے یہ فقیر کراچی مشہور ہے کاش اس عبارت میں کلام باب
المدینہ ہوتا۔ اویسی غفرلہ)

لیکن صحابی غورقوں کی علمبردار لکھنؤ میں اور ہائیں "یونیورسٹی" کے
سیاسی مولوی ان حضرات کو یہ غیرت نظر نہیں آتی۔ بلکہ وہ غورقوں کے خلاف یہ سازش
فرار دیتے ہیں۔

اور جو کتاب ہے کہ بعض مقامات پر غورقوں پر جائیداد دینوں کے الزام بھی ہوں،
اور بعض دوا پر بے ملکیت کی تقسیم کے بیان لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے بلکہ قرآن
شریف سے کہتے ہیں۔

لیکن ان صورتوں میں معمولی طور پر کار و کاری کے لکھنؤ سازش نہیں کہا جاسکتا
ہے۔

آپ نے بہت اچھا کیا سندھ کے اس اہم مسئلہ پر قلم اٹھا رہے۔ امید ہے
جامع و تقنی بخش جواب تم فرمائیں گے۔ جو کہ غرضیں کے لئے مدلل و مفصل ثابت ہو
ان مذکورہ شخصوں کا بھی ذکر فرمائیں گے۔

والسلام علی الاحترام الاستقامت

راشدنی غفرلہ الاحادی

10-2-2001

تعارف علامہ راشد بن زید مجددہ :

آپ خاندان زاہد (پیرنگار) کے عارفانِ خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔
الحمد للہ عمر میں کمال حاصل ہے اور صاحبِ قلم ہیں اور ان کی کتابوں کے مصنف ہیں
ان میں اکثر مکتوبات ہیں اور میں بھی سندھی میں بھی ان کی تحریر سے دو باتیں ثابت
ہوئیں (1) لڑکائی کے زمانے اور کتاب پر لڑکائی کو قتل کر دیا جاتا ہے اور یہ ان کی
غیرت کا منہ ہے اور مسلمان ہے وہی جو غیور ہوئے غیرت مند کہلاتا ہے۔

(2) اور بہ (سردار) چاندی کی تقسیم کے فطرو سے لڑکیوں کی شادی نہیں کرتے
نہیں ہے بعضی ماہر بہ (سردار) لڑکیوں کے غلط کام کرنے سے یا ایسے جانچوا
کے فطرو سے لڑکیوں کو قتل کر دیتے ہوں چونکہ یہ دونوں حرکتیں معاشرے کے لئے
نامور ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم کار و کٹاری کا ایسا قلع قمع کیا جائے کہ اس کا نام تصورات
و طواریت سے مل جائے نہیں یہ کام حکومت کا ہے فقیر کے پاس قلم ہے اس سے جہاد
تصور کر کے یہ رسالہ اہل اسلام کی خدمت میں حاضر ہے۔ و صاف فیضی الا باللہ
العالیٰ العظیم و صلی اللہ علی حبیبہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ
اجمعین۔

برائے کاتب کار و کٹاری

الفقیر احمد بن ابی الساسی شریفی اجماعی و رضوی غفرلہ

کار و کٹاری کی تباہ کاریاں

آج کل کار و کٹاری کی تباہ کاریاں زور و زور پر ہیں ایک شہر قریب سے اس کا نام لڑو
لگایا ہے۔

غیر پور (غیر نامہ نگار) کار و کٹاری کے واقعات دہکنے کے لئے سخت اقدامات
کئے جائیں لوٹ طرم کی عدالت سے ضمانت پر بھی پابندی لگا دی جائے۔ ان خیالات
کا اظہار ”مراتلو“ کے ذریعہ اہتمام غیر پور میں ہونے والے ”کار و کٹاری“ سے متعلق
سمینار سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سمینار کی صدارت فرسٹ
اور انسٹری آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر فنیل فرمن سومرونے کی۔ اس موقع پر
مقررین نے کہا کہ 1999ء کے آغاز سے اب تک کار و کٹاری کی گنجائشیں رسم نے
سندھ میں تین ہزار سے زائد افراد کی جان لی ہے جن میں کم عمر خواتین کی تعداد زیادہ
ہے مقررین نے کہا کہ کار و کٹاری کے واقعات کو روکنے کے لئے حکومت کو سخت
اقدامات کرنے چاہئیں اس سلسلے میں طرم کی عدالت سے ضمانت پر پابندی عائد کی
جاسکتی ہے اور لاکھوں کے اہت دولہا سے حلف لیا جائے۔

(نفت روزہ دین کراچی 15 دسمبر 1999ء)

اگر منور تعالٰیٰ کی دینی و اجتماعی برادری کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اس کے اقتدار
کے لئے ہر طرح کے طریقے استعمال کرنے ضروری ہیں۔ فقیر اسکے متعلق چند تجاویز
پیش کرتا ہے لیکن یہ کہ صورت حال صحیح ہو جائے۔

(1) اور بچے بچیاں جو اس غلط کاری کا شکار ہوتے ہیں ابتدائے شعور سے ان پر کڑی
نگرانی کی جائے اسی لئے حضور سرور عالم ﷺ نے واضح ضرور ارشاد فرمایا ہے
سُرُوْدُہُمْ بِالضَّلٰوۃِ وَہُمْ ابناءُ مِیْعٍ وَ اضرِیوہُم علیٰ لِرُکْبٰتِہُمْ اِہْم ابناء
عشر (الحدیث) بچے سات سال کے ہوں انہیں نماز کا حکم دینا سات سال کے ہوں تو
نماز کے ترک پر سزا دینا اور انہیں بستر سے علیحدہ کر دینا۔

(فائدہ) یہ صرف عادت نیک کیلئے ذکر و بڑاہو کر سالی سے نیک کام کر کے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

بہ نگرانی و در نظر و در توجہ یک دنیا و در شوق و در عزم کن

(ترجمہ) بچپن سے ہی باور رکھو کہ جو توجہ کر سالتے سکتی ہو یہی کے بعد وہ خوف کی خبر سنا (فائدہ) منہا عزم کے جمل میں اسی کار و کٹاری کی جہہ کار کی سے بچنے کی بات دینی اور احتیاطی اور احتیاطی تدبیر ہے اس لئے کہ یہ عمر کا وہاں سوال ہے اور چپ کی جوانی کی طرف یہ مقدم ہے اور اسی دور سے جوانی حیوانی کی حکم وادوں کے زیر جھوٹوں کا آغاز ہوتا ہے تو شیخ استمعت نے فرمایا کہ مشورہ و بخشا ہے تاکہ امت اس پر عمل بجا نہ کر مستقبل میں اپنی اور اولاد کی عزت و نعمت کو چار چاند لگا جائے جو لوگ معلم انگشت شقیق الامت نے فرمایا کہ اگر شاہ گرامی کی پابندی کر کے بچیں اور بچوں پر اس عمر سے غلط و مضطرب کی کمیٹ سے نظر رکھتے ہیں وہ خود بھی اور اولاد بھی شریف و زندہ رہ کر رہے ہیں اور جو اس مشورہ کو غائب سے بہت کر اولاد کو آوارہ چھوڑ دے رکھتے ہیں انکو کار و کٹاری کی جہہ کار کی کا سامنا ہے بھی ہو تب بھی اکثر لوگ اولاد کی ادبائی و بد معاشی کے حالات پر خون کے آنسو بہاتے دیکھ گئے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو ایسے احسن و جہاں فرمایا ہے

بہر چوں زور و کوشش کن دنیا بحر ماں گوز اتر نشین

بہرینا آتش کایہ فروخت کہ چشم برہم زنی خانہ سوخت

(ترجمہ) اگر کاجب اس سال کا ہوتو حکم نامہ محرموں سے دور رکھو، دنیا اسکی مثال دینی پر آگ ڈالنے جیسی ہوگی۔

انتباہ: حضور سرور عالم نے فرمایا کہ اس آخری ہدایت کہ پائی رہے کون سال کی عمر کے بعد عظیم و کھو گئی بچپن کے ساتھ قہار گذارے بلکہ کچھ بھی اپنے بھولی اور ہم سن کے ساتھ تہائی میں بسر و بات نہ کرے اور پوچھ پچائی اپنی بھولی کے ساتھ۔

خون کے آنسو:

آجکل کالج و اسکولوں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے نہ صرف خلاف کیا ہے بلکہ اپنا زور و طاقت نبوی پہ لگا جا رہا ہے یہاں تک کہ حضور تعلیم پر مذمت سے سر جھکنے کے بجائے اس پر فخر و ناز کیا جا رہا ہے پھر نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ ہماری قوم کی لڑکیوں اور لڑکوں کی زندگی بے روزی سے برہا کی جا رہی ہے اسکی تفصیل فقیر کے رسالہ "کالج اور لڑکی" اور رسالہ "اشہاد الیادنی کتبہ النساء" میں پڑھیے۔

ہو نہار اساتذہ:

فقیر کے اساتذہ میں سے حضرت علامہ عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ خورشید احمد صاحب مدظلہ اپنے عقائد پر کڑی گرامی فرماتے کہ کبھی کسی بچے کو بلاے کے ساتھ رہنا تو دور کنار ایک دوسرے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا کوہ نہ فرماتے بلکہ کبھی سخت مزاح سے سرزنش فرماتے یہی وجہ ہے کہ فقیر نے انکی سیرت پر نقل کیا تو اللہ تعالیٰ ہمارے ہر بزرگوں کے عقائد و قواعد پر ہر بزرگاری کی تصویر ہیں اور فقیر کے اکثر عقائد بھی اسی نعمت سے عروم ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ:

در اصل ہمارے اساتذہ نے یہ طریقہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ سے مروی فرمایا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاں جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ زیر تعلیم تھے تو فرمایا محمد سق کے دوران میرے پیچھے بیٹھا کر یہاں تک کہ ایک دن انکی حاجتی کے ساتھ یہ پر فقر پڑی تو فرمایا اب آگے آ جاؤ۔ یہ اس لئے کہ امام محمد ہدایت ہی حسین و تمیز اور خوب صورتی میں اپنی مثال خود تھے۔

چھوٹی عمر سے ہی بچپن کے لئے پروہ کی احتیاط کجائے اور بچے کو لمبوں کے گروہ میں خواہ تو وہ چلے لگاتے سے راکا جائے فقیر کو اب بھی وہ شریف اور اعلیٰ خاندان کے حضرات کا احسن طریقہ آنکھوں کے سامنے ہے کہ بچپن کو امن شعور سے ہی

چند دن پہلے اور صبح تھے اور بچی کو گھر سے باہر جہاز توڑ گلا رہا ہے (غزوہ افغانیہ کے گھروں سے بھی بچی بے خبر ہو گئی تھی۔)

ایک بزرگ (جوانی) مشائخ کے خاندان کے فرد ہیں) نے فرمایا کہ آپ حضرات حیران ہو گئے کہ ہم تمام خاندان کے افراد مرد اور تہیں ایسے ہمشکل واقع ہوئے ہیں کہ ایک انٹلی حیران ہو جا رہے کہ یہ کون ہے اور وہ کون۔ انکی وجہ وہی بچپن کی اجتماعی غریبی پر ہوئی احتیاط اور یہ اصول غیب بچوں کی بچپن کا ہمشکل ہونا فطری امر ہے اور یہ بھی مجھے اتنی طرف یاد ہے کہ شریف گھرانے اور غنی خاندان کے لوگ ہوا چھوٹے بچے پیدا کی ہوا کہ بڑی سے آجی نہ کچھ خود رکھتے انہیں اپنے گھر میں جمانے سے روک رہا کرتے تھے۔

مُحَرَّر شیعہ ظاہر ہے کہ ایسے خاندان کے سکون اور باوقار زندگی پر دنیا رنگ کرتی ہے اور آجکل اکثر خاندان بچوں اور بچیوں کے ابا اباؤں سے خون کے آنسو بہا رہے ہیں اور اسکے علاج کے بجائے انکا دوا کوڑھیلے جامِ محرکِ کرکڑی سے تین گروٹھیں کاٹ کر اسکول کی تعلیم سے دور کر دینے کی فکر میں انہیں اپنے ہاتھوں پر دھرتا کر رہے ہیں اور بچپن کے پروردگار کو تو فریاد کی بجائے لڑائی میں کو جوائی کی بہار میں ہے پروردگار پروردگار دیتے ہیں اور پروردگار کے ایسے دشمن ہیں گئے جیسے یہودیوں اور اسلام کے خدا سب

فَرَأَى النَّاسَ يَرْجِعُونَ

مذکورہ بالا تجویز منظر نے ارشد اور باقی سے اخذ کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا**، اور جب بزرگے جوانی کو پہنچیں تو (گھروں میں آنے کی) اجازت مانگیں (یا روئے انوار)۔

اور حضورِ مہرِ دو عالم ﷺ کی محنت کی تعلیم وارثانہ ہے جس کی آسمان و ارض میں تفصیل آ رہی ہے (ابن شاہانہ)

تجويد (۳) (۶) :

فصل دوم در عالم سبب و اثر و کائنات

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ لا تكتبون من
الغرف ولا تعلمون الكتابة وعلموه من الغول يسود في النور (رواه البخاري)
وغيره (ترجمہ: غولوں کو جلا خانوں پر نہ دیکھو اور انکس کلمے نہ سکھانا اور چرخہ کا گانا
سکھانا اور یورو پور وغیرہ کی تعلیم نہ کرو۔

تیسرے اویسی عقولہ:

بقیہ تمام تہذیبیں اس رحم و کرم پر خوش قسمت تھیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی امداد و معاونت کی۔
 جس عوامیت کو ہر مظلوم پر مغفلانہ وار بن اور سعادت کو زمین سے چھو لیاں پھر کر عطا فرماتے
 ہیں اور دونوں جہانوں کے ہر درود و شکیلیف کے اسباب سے بچاتے رہتے ہیں اور اب
 نصیحت و راجی تخلص سے غافل کرتے ہیں شاید کہ اتر جائے کبھی جس کی میں نہیں بات۔

(۱) حضور سرور عالم ﷺ نے عورتوں کو بالاجائے پر رہنے سے اس لئے روک رکھا ہے کہ کہیں بدنکاحی کو شکار نہ ہو جائیں کیونکہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال سے نوازا ہے اور حسن و جمال یا کوئی اور کوئی جتنا چھپا نہ وہ اپنے ظہور و اشاعت چاہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لفظی تفسیر و تعلیل "الوصف و تزجھا" میں فرمایا،

۱۔ کتب و کتاب مستوفی حاداد ۲۸۰ خزائن مستوفی حاداد ۳۰۰

ترجمہ: حسین چور و پردہ کی تاب نہیں رکھتا جب اسے غنی سے پہچان کے قیور
دور سے سراپا کر لیا۔

خاتون کو پوچھو گئے کہ علاؤ گھری چار دیواری سے کیسے اوروں یا بچوں کو روک دیتے
 باہر تھیں؟ یہ سن کر انھوں نے کہا کہ انھیں عیسائی تہمت کے لئے بندوقوں کو گھر کے اندر کے حصے میں بندھا
 دیا کرتا تھا۔ جو شہابی رسول علیہ السلام خاتون کے لئے گھر سے باہر کے دروازہ
 نہیں دے سکتے تھے۔ یہاں پر جانے کے لئے دروازہ ہوتا تھا جس پر عیسائی تہمت کے مسلمان قوم

کے ان افراد پر کہ وہ اپنے شفقت نبی کریم ﷺ کی مخالفت میں ایسی چیزیں کا زور لگا رہے ہیں کہ جو ان کی عمر کی چار سو سال کی عمر کے لائق نہیں اب اسے شہ جہاں لانے پر فخر کیا جا رہا ہے۔

بالا خانہ پر عورت کو روکنے کی حکمت:

سب سے بڑی حکمت وہی ہے کہ حسن و جمال کا تقاضا ہے کہ وہ چھپائے نہ چھپ کے لیکن جب اسے ہر طرح کی آلودگی مل جائے تو پھر وہی کھڑکھڑاتا ہے اور کرکے اور بال خانے پر خاتون کی نظریں غیروں پر اٹھتی اسکا انجام بد نہ ہوتا کیا ہوگا چند ادا بیت ہمارے اور دنیا کی امتداد و دل سے ہجرت گیری کی تکلیف کو اور فراموشی تو بچیں کی زندگی سیدھا جائی اور آپ پر آئے آگے رسولی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بہت ہی خوش ہو گئے

بد نگاہی:

خاتون بالا خانہ پر ہونے والی کچھ بھی غیر مرد پر نگاہ پڑ گئی تو اسکا انجام وکیل بدستہ بدتر ہے۔

احادیث مبارکہ:

(۱) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا لعن اللہ النافر والمنظور البعا۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو دیکھنے والے پر اور اس کو دیکھنے پر جس کو مرد دیکھا ہے۔
انتباہ: یہ انسان کا ایک فطری امر ہے کہ مردوں میں عورتوں کی طرف دیکھنے کا شوق ہوتا ہے اور عورتوں میں دیکھنے کا شوق۔ عورتوں کو بالا خانے پر جانے سے روکنا لائق ہے۔

(۲) حسن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لعن اللہ من اقبل الناس لم ارهما قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مبيلات ملالات ورؤسهن كاستمة الخ

الحائلة لايلد حلسن الجنة ولا يدخلون ويحيطوا وان ويحيطوا لوجود من ميسرة بكذا وكذا۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ صفحہ ۳۰۶)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ گروہ والی عورت کے ہیں ان کی تک وہ ظاہر نہیں ہوئے ایک گروہ ہو جائے گی کہ انہوں میں کوڑے ہوئے جیسے لگائے کی دم ہوتی ہے ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو دہاتے ہیں گروہ والی عورتوں کا ہونا جو کہ لباس بھی پہنے ہوئی اور اونگھی ہوئی (پارک لباس نیز روپے کے پلے کندھوں پر ڈالے سینہ کھلمروں کو اپنی طرف اٹل کرنے والی اور خود مردوں کی طرف میلان کرنے والی ان کے سر ہاں ہوں گے جیسے سختی اورت کی کو باڈ ایک طرف جھکے ہوئے ایسی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ یہ جنت کی خوشبو حاصل کر سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک پہنچتی ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے ظاہر ہے کہ عورتوں کو اپنا آپ دکھانے کا شوق ہوتا ہے ورنہ کو ان اللہ تعالیٰ کے حکم کی عدم ادائیگی کے میک اپ کر کے اپنی ٹخن کر یا ہر شکل کر اور زخ خریدے گا۔

لہذا جب عورت کو اپنی شوق ہو کہ مجھے مرد دیکھیں تو اسکی حالت میں دیکھنے والا دکھانے والی دونوں لعنت کے تحت رہو گے۔

(۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعننا العین النظر۔ (تفسیر ابن کثیر سورہ نور) ترجمہ لعن اللہ تعالیٰ (برائی نظر) یہ آنکھ کا زنا ہے۔

(۴) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادا ہی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لعننا زنا هذه النظر۔ الخ۔ (الرواہ ابن حجر صفحہ ۳)

(انہوں نے) آنکھوں کا زنا ہماری نظر ہے جو وہ وہ نگاہی عورت سے ہو یا مرد سے۔ مرد کی ہوا کا جان زنا جو حدیث میں ہے کہ عورتوں کی طرف برائی نظر سے دیکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کا سرسگائے گا۔ یعنی عورت کی دنگائی کی حرام سمجھئے۔

(۵) قال رحمۃ اللہ علیہ النظر سہم مسموم من سهام ابلیس فمن غص بصرہ عن محاسن امرأۃ للہ تعالیٰ اوردت اللہ قبلہ حلاۃ الی یوم القیامۃ۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۲۵ جلد ۳)

(۶) عن امیۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یحظر الی محاسن امرأۃ اول مرة ثم یغض بصرہ الا حدث اللہ لہ عبادۃ یجزد حلاۃ یحدا۔

(تفسیر مقبول سورہ نور)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسلمان نے کسی عورت کے محاسن کو اپنا یک دیکھا اس نے نظر پھینک کر فی اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسی عبادت کی تو فی عطا کرے گا جس عبادت کی اللہ تمہیں کرے گا۔

(۷) سیدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النظر سہم من سهام ابلیس مسموم — الخ۔

یعنی بدنگاہی شیطان ابلیس کا زہر آلود ہوتا ہے (ابن کثیر صفحہ ۲۲۵ جلد ۳ سورہ نور)

حکایات

تقریباً یہ ہے کہ انسان دوسرے کی باتوں اور اسکا انجام تک یا بد حال تک بہت جلد سمجھنے جاتا ہے یہاں تقریباً چند حکایات عرض کر رہے ہیں جو کہ کسی بدو خدا کے دل میں اتر جائے میری بات۔

(۱) ایک جنگ ایک عابد زاهد قاضی کے ہاں چلی کچھ احباب رہائش پذیر تھے ان کی ایک مجلس جو ان تھی وہ بڑی کامیاب کے سلسلہ میں کہیں جانا چاہتے تھے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ میں کوئی کس کے پاس چھوڑیں۔ کہیں اطمینان حاصل نہ ہو تو ان بھائیوں نے فیصلہ کیا کہ ہمارا بڑا بڑا ہی ایک عابد زاهد ہے اگر یہ زہر داری اٹھائے تو ہمیں کسی قسم کی گمراہی نہ ہوگی۔ یہ سنے کر وہ اس عابد کے پاس گئے اور ماجر عرض کی

اس نے انکار کر دیا آخر کار نیت ثابت کر کے یہ منہا کہ آپ دو وقت ہمارے دروازے پر دلی دھک دھک دیا کرتے تھائی لیکن دلی اٹھایا کر گئی اس عابد نے یہ بات مان لی بھائیوں کے چلے جانے کے بعد یہ سلسلہ چلنا ایک دن عابد کا ان کی مجلس کے ساتھ ملاسا مہا ہو گیا اس کو دیکھ کر دل میں آتش پیدا ہوئی کیونکہ اس کے دل میں شیطان کا فرمان ایسا ہے کہ بری نظر شیطان کے خیر دل میں سے ایک زہر آلود تیر ہے نیز شیطان ابلیس کا اپنا قول ہے کہ بری نظر میرے تیر دل میں سے ایک ایسا تیر ہے جس کو لگ گیا خطہ نہیں جائے گا۔ پس وہ تیر عابد صاحب کو بھی ان کی نظر کو پھانے کی وجہ سے لگ گیا پھر اس کے گھر آنا جانا شروع کر دیا اور وہ بدکاری (زنا) میں مبتلا ہو گیا حتیٰ کہ وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ شیطان نے دوسرا دیا کہ بہت بدکاری ہوئی اسے قتل کر دیا عابد نے اس کو قتل کر کے گھر میں دبا دیا اور جب اس کے بھائی ابلیس آئے تو عابد سے جو عہدہ عابد نے جواب میں کہا مجھے معلوم نہیں کہیں چلی گئی ہوگی شیطان نے انسانی صورت میں آکر بھائیوں کو بتا دیا کہ اس عابد نے کیا کیا ہے اور قتل کر کے یہاں گھر میں دبا دیا ہے جب وہ سن کر بدلتو ہمیں کی لاش برآمد ہو گئی پھر اس عابد کا جنازہ منیہ جہانم دھنسا ہوا اس کے ساتھ وہ ساٹھ سالہ عبادت بھی برباد کر بیٹھا۔

(نظر بد سے بچنا)

انتباہ: انسان خود اپنی نگاہ پر کنٹرول کر لے تو بہت سی برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے بلکہ عارف دلی قدس سرہ نگاہ اور دیگر چیزوں کی حفاظت کو عرفان الہی کی کچھ جانتے ہیں۔ چشم بند کو گوش لب بہ بند نہ کر نہ مٹی مریض بہا بھ

آنکھ کان زبان بند رکھا کے بعد اگر چہ زہر زانت نظر نہ آئے تو بیشک میرا لہذا اڑا۔

(۲) سیدنا سلیمان بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حج کے لئے نکلے اور جب وہ ایلا کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا ساتھی نے کہا آپ یہاں شریف رکھیں اور میں بازار سے کھانے پینے کے لئے کچھ لے آؤں اس کے جانے کے بعد جبکہ

حضرت سلیمان بن یسار جو کہ صاحب حسن و جمال تھے جسے میں نے ملے تھے کہ ایک بد عورت نے جو کہ یہاں کی چوٹی پر بائش پڑھتی تھی اس نے دیکھا اور فریفت ہوئی (اگر وہ نظر بد سے بچ جائی تو یہ معاملہ نہ ہوتا) اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ لَعْنَتْنَا بَعْضَتْنِ مِنَ ابْنِ مَرْيَمَ (قرآن مجید)

(اے محبوب آپ مسلمان عورتوں کو لعن کریں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں)

وہ بد عورت پر غصہ کیا کہ نیچے اڑی اور سامنے کھڑی ہو کر یوں مجھے جگہ دو آپ نے سمجھا کہ یہ کچھ کھانے کی چیز مانگی ہے آپ اٹھے تاکہ کوئی کھانے کی چیز تلاش کر کے اسے دیں اس عورت نے کہا لست ارجو هذا میں کھانے کو کچھ نہیں مانگی میں اس چیز کی غالب ہوں جو کہ عورتوں کو مردوں سے ملتا ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا تجھے خوشیہاں سے تیار کر کے بھیجا ہے یہ کہہ کر حضرت نے اپنا سر گھٹول پر رکھا کہ چیخ کر دونا شروع کر دیا تھانور سے روئے کہ وہ عورت اڑی اور برق ادا کر چلی گئی آپ روئے رہے تھے کہ ساتھی اٹھ گیا اس نے دیکھا کہ حضرت کا دور دراز لگا بیٹھ چکا ہے آنکھیں سو جھمی ہوئی ہیں ساتھی نے عرض کیا حضرت اس ادا سے روئے کا سبب کیا ہے آپ نے ہاتھ شروع کیا لیکن ساتھی کا اصرار برآوردہ تیار ہا پھر آپ نے صورت حال بیان کی تو ساتھی نے چٹخیں مار کر دونا شروع کر دیا آپ نے پوچھا کہ تو کیوں رہتا ہے اس نے عرض کیا اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید بدکاری سے نہ بچ سکتا پھر وہ دو دوئی جاں پڑے جب خانہ کعبہ کا طواف کیا تو حضرت سلیمان بن یسار کو آنکھ آگئی دیکھا ایک بزرگ ہیں حسن و جمال کے پیکر عرض کی حضور آپ کا ام شریف کیا ہے فرمایا امیر امام یوسف ہے عرض کیا یوسف صدیق (اللہ تعالیٰ کے نبی) آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں تو عرض کیا حضور آپ کا واقعہ غریب مصر کی بھولی (زلیخا) کے ساتھ عجیب ہوا تو فرمایا تیرا معاملہ بد عورت کے ساتھ عجیب تر ہے۔

(نزدہ اٹھارہ ص ۱۸)

تجوید (۴): حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اس تجوید میں حضور سرور عالم ﷺ نے عورتوں کے ایک ہنر عظیم کے انسا کا اعلیٰ نسخہ بتایا ہے۔ لیکن انسانی کہ مسلمان قوم کے اکثر افراد سے ایسی پشت ڈال کر جس ہنر میں جفا ہیں وہ سب کے سامنے ہے۔ جسکی تفصیل فقیر کی تھلیف "کار و کاری" اور سالہ "اشد ابلاء فی کتابہ النساء" میں ہے۔

لیکن اس سے بڑھ کر انسانی بعض مشائخ کرام کی اولاد اور بعض علماء کرام پر ہے جو "چوں کفر از کعبہ بر خیزد مسلمان" کے مصداق ہیں کہ اپنی پیادگی بچیوں کو کالج اور اسکول میں دھکیلا۔ اور سخت تر انسانی ان دوستوں پر ہے جنہوں نے بجائے اس فتنہ کو روکنے کے ٹٹھی اور آواز دانی فرما کر جواز کتابت النساء کا نہ صرف فتویٰ صادر فرمایا بلکہ مسائل و کتب تصنیف فرما کر اور ساتھ غریبہ کہ یہ جواز کتابت کالج کی تعلیم کے لئے نہیں ان بزرگوں کو شاید یہ خیال اتر گیا کہ معمولی سی جگہ سے بہت بڑا فتنہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے شیخ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فوٹو گرافوں نے اپنے کارندوں سے فرمایا کہ مرغی کا لٹا چاہئے۔ کارندوں نے رعایا کے مرغی خانے سے مرغیاں اڑا کر دم لیا اس موضوع پر بحث "اشد ابلاء فی کتابہ النساء" میں تفصیل کے ساتھ پڑھئے۔

تجوید (۵): حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کو چرخہ کاٹنا سکھاؤ یہ تجوید دار حاضرہ میں ایک خواب و خیال کی طرح محسوس ہوتی ہے ورنہ چرخہ کاٹنا ایک ایسا عمل ہے کہ سابقہ دور میں نیک بیبیاں اس سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہ سمجھتی تھیں یہاں تک کہ شہنشاہ کوئٹہ ﷺ کی محبوبہ بی بی اور تمام مومنین کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ یادداشتہ تھا۔ دراصل یہ تجوید خواتین کو دیکھ کر ہوا کہ وہ سے ہٹائے گا ایک بہترین علامت ہے صدیقی گذشتہ میں چرخہ کا کچھ نام و نشان باقی تھا اور چلی بیٹا ہوا بھی دیکھا گیا لیکن دور حاضرہ میں یہ دونوں عمل نہ صرف ناجید ہیں بلکہ ان دونوں سے اکثر خواتین کو نفرت ہے حالانکہ چلی چنے سے عورت کی اور کوئی

برہنہ کر رہا تھا کہ اس امر پر شک نہ کرتے ہیں کہ جو چیزیں اس سے کوئی شے زیادہ نہیں
جب سے خواتین سے یہ دونوں امور اور اس فرما گئے ہیں اس وقت سے یہ ہیں جنہیں
حالتِ زاری کی زندگی بسر فرما رہی ہیں وہ سب کو معلوم ہے۔

تجاویز (۶): غور و فکر کو دور رکھا جائے جو بڑے بھی یہی مراد ہے کہ انہیں علم
دینی اسلامی سے آراستہ کر دودہ اور شریف بنی بہت سے امور غور و فکر سے متعلق ہیں
اسی لئے اس کا خصیصہ سے ذکر کیا گیا۔

دور رسائی میں جہاں بھی کوئی اسلامی علوم سے آراستہ و بیستہ کیا جاتا تھا
وہی بھی بچوں کے لئے بھی سستی نہیں کی جاتی تھی وہ ہے کہ وہ مسائل میں خواتین
انہیں کوشش و محنت کا علم نہ ملتا کہ وہ بھی جن پر غم کو ہوتا تھا۔ چند خواتین کے ذکر کرے
فقیر نے رسالہ "غزوات پر غفلت" رسولی اور "مفصل بیان فقیر کی تصنیف" خواتین
اسلام کے کارنامے لکھا ہے۔

الحمد للہ اب بھی ایمان و اسلام اپنی بچیوں کو اسلامی تعلیم سے آراستہ و بیستہ
کر رہے ہیں لیکن دورِ حاضرہ کی مردم شہری کے لحاظ سے کالج کی تعلیم دلانے والوں
کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے آسے میں نمک۔ پھر ان دونوں کے معاشی و معاشرہ کے
درمیان فرق بھی ظاہر ہے کہ جن حضرات کی بچیاں علومِ مذہب سے آراستہ و بیستہ ہیں
ان کا حال بھی سب کو معلوم ہے کہ وہ زبانی زندگی میں شوہر کے لئے جانا لگتے ہیں
اور دوسروں کا حال بھی سب پر عیاں ہے۔

سابقہ دور میں بچیوں کی تربیت میں دلچسپی تھی تو اب رجسٹریڈ اسلامیات میں
خواتین کی کئی نہ تھی کہ لوگ کبہ کے خوف کے لئے نہ تھے ہیں بھی کبہ راجہ بھی
خواتین کے خوف میں ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "الغزوات الجلیسی فی ان
الکعبۃ تذهب الی زیارۃ الولی" (مطبوعہ) "طوائف کبہ گردانہ" اور آج کی
بچی کو آوارہ چھوڑا جاتا ہے تو پھر کار و کاری جیسے مذہب و معاشرہ سے پالانہ پڑیگا تو اور کیا

تو گ۔

نہیں: یہ تجاویز بچیوں کے لئے ہیں تو بچے بھی سمجھ نہیں آتیں کئی آثارِ شعور سے
دینی شعور دلایا جائے۔ اگر اولیاءِ کرام کے حالات ہمارے سامنے ہیں کہ حضورِ نبوت
ﷺ جیلانی اور حضورِ باطنی علیہ السلام کی شکر اور حضورِ قطب الدین علیہ السلام کی شکر کا کئی روشنی
اللہ تعالیٰ ہمیں انہیں کو ولایت کا مرتبہ عطا فرمادے جو انہیں کی غفلتوں سے آج بھی
غزالی درازی اور غوثِ قطب پیدا ہو سکتے ہیں اگر ہم اپنی اولاد کے لئے ذرا حلی
تعلیمات کا حامل پیدا کریں۔

تجاویز مذکورہ کا نتیجہ:

فقیر کی بیان کردہ تجاویز کرنے میں دارین کی تلاش ہے ورنہ "کار و کاری" کا
مرغ نہ صرف ہلک ثابت ہوگا بلکہ دوسرے کے لئے وہ اپنی صورت اختیار کر کے چلتی رہے
برہادی بچیاں لگا کر نہ لگتی، بچے جب آباد ہو جائیں جن جانتے کسی قسم کی ان پر عمرانی
نہ ہوگی تو جوانی کا بھوت انہیں جنوں کی حد سے آگے بڑھا دے گا اور ان قسم کے واقعات
دور کرنے کی ضرورت نہیں لیکن بعض کا ذکر کرنا بھی قابلِ اذکار و مذکور۔

کار و کاری کی حکایات

مذہب و اخلاقِ حمیدیوں پہلے کے ہیں جبکہ اولاد کی تربیت اسلامی اصول
کے مطابق ہوتی تھی اور آوارگی و ولایت سے کوسوں دور رکھا جاتا لیکن آج اسلامی
تربیت سے نہ صرف محرومی بلکہ اکثر ذہنوں میں نفرت و کراہت ہے اور آوارگی و ولایت
کا حال سب کے سامنے ہے "کالج اور لڑکی" میں فقیر نے چند واقعات عرض کر دیے
ہیں یہاں کار و کاری کے موضوع کے مناسب واقعات ملے ہوں۔

(۱) دھان الہین اور اہلِ اہلین دونوں بچپن میں پکھڑے رہتے تھے۔ دونوں ایک
دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ جب یہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کو پروہ گرایا گیا۔ اس پر

سے دونوں انتہائی بے چین ہو گئے۔ جب امیر امیر عبد الملک نے حج کیا تو اس کو امیر
الہند کے حسن کی رعایتوں کی خبر پہنچی اور اس نے اس سے شادی کر لی اور اپنے ساتھ
ملک شام لے گیا اور وضاح کی عقل ماری گئی یہ اس کے بعد سے روز بروز گھٹا رہا
جب مصیبت انتہا کو پہنچی تو اس نے ملک شام کا سفر کیا اور ولید بن عبد الملک کے محل کے
اور گرد و راز چکر کاٹنے لگا اس کو کوئی حیل نہیں ملتا تھا اس نے ایک دن پیلے رنگ کی
ایک لوٹری کی اور کچھ تو اس سے پوچھا تم امیر الہند کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ تم میری
مالک کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ تو اس جوان نے کہا ہاں وہ میری چچا زاد ہے وہ
میرے یہاں پہنچنے پر بہت خوش ہوگی۔ اگر تم اس کو اطلاع کر دو۔ اس لوٹری نے کہا
کہ میں اس کو ضرور اطلاع کروں گی چنانچہ وہ لوٹری چلی گئی اور امیر الہند کو اطلاع
کر دی۔ امیر الہند نے کہا اس کو کہو کہ تم اپنی جگہ رہو یہاں تک کہ تمہارے پاس میرا
پیغام نہ آ جائے۔ میں تمہارے لئے کوئی تدبیر کرتی ہوں تو اس نے خیل کر کے اس کو
اپنے پاس بلوایا اور صندوق میں بند کر دیا اور اس کو لے لایا اور اپنے پاس
بٹھایا اور جب حافظ کی جاسوسی کا ذکر لگا تو اس کو صندوق میں بند کر دیا۔ ایک مرتبہ ولید
بن عبد الملک باوندیہ کو ایک قیمتی تحفہ پیش کیا گیا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا یہ تحفہ لو اور ام
الہند کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو یہ امیر الہند کو تحفہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب
وہ اس کو لے کر چلا اور غیر اجازت داخل ہوا اور وضاح کو امیر الہند کے ساتھ بیٹھا ہوا
دیکھا تو ایک طرف ہو گیا مگر امیر الہند کو معلوم نہ ہوا کہ وضاح صندوق میں جا کر
چھپ گیا اور خادم نے امیر الہند کو پیغام پہنچایا اور کہا آپ تحفہ مجھے عطا کر دیں تو ام
الہند نے کہا کہ تمہیں کیوں دہلی تم اس کا کیا کر گئے؟ تو وہ غلام خادم جب باہر گیا
تو امیر الہند پر سخت غصہ میں تھا اور ولید کے پاس آ کر سارا واقعہ بتا دیا اور جس صندوق
میں وضاح کو چھپا ہوا دیکھا تھا اس کی نشانی بھی بتا دی تو ولید نے کہا کہ تم بھوٹ
بولتے ہو میں تم پر اعتماد نہیں کرتا پھر ولید جلدی سے اٹھا اور امیر الہند کے پاس پہنچا
جب وہ گھر پہنچی اور اس گھر میں بہت سے صندوق رکھے ہوئے تھے تو یہاں کمراس

صندوق پر بیٹھ گیا جس کے متعلق خادم نے بتایا تھا اور کہا کہ امیر الہند یہ صندوق مجھے
تحفے میں دے دے تو اس نے کہا اسے امیر الہند میں یہ بھی اور میں بھی آپ کے ہیں
تو ولید نے کہا نہیں میں مجھے تو یہی صندوق چاہئے جو میرے لیے ہے اس نے کہا اے
امیر الہند میں اس میں غوثوں والی کچھ مخصوص چیزیں ہیں ولید نے کہا مجھے اور کچھ نہیں
چاہئے تو امیر الہند نے کہا یہ آپ کا ہے تو ولید نے حکم کیا اور اس صندوق کو اٹھا لیا اور
وہ غلاموں کو بلا کر ایک کنواں کھدوایا جب کنویں پائی تک کھد گیا تو اپنا منہ صندوق پر
رکھ کر کہا اے صندوق میں تمہارے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے اگر کچھ ہے تو تم تمہاری خبر کو
دہلی کرتے ہیں اور میرے بعد کے لوگوں کو سبق سکھاتے ہیں اور اگر خبر مٹھوئی ہے تو مٹھوئی
کے کسی صندوق کو دہلی کرنے کا میں کوئی گناہ نہیں ہے پھر اس نے اس کا حکم کیا اور اس
کو گڑھے میں پھینک دیا گیا اور اس خادم کے ہار میں حکم کیا اور اس کو بھی اس کے اوپر
پھینک دیا گیا اور پھر ان دونوں کے اوپر نئی و لوادی گئی اور امیر الہند اپنے محل میں روٹی
دوٹی پائی گئی یہاں تک کہ وہ بھی ایک دن منہ کے محل کر کر مٹی ہوئی پائی گئی۔

انتہا نیک خریف آدمی کے لئے یہ کہانی عبرت کے لئے کافی ہے کہ ہمیں میں ہر کی
لو کا کہا کچھ نہیں کرتے اگر ان کی آئیں میں جو جائے تو پھر لو کی کو شرفی خدا بھی اس
نہیں آتی۔ اس لڑکی کو غلام خلق نے کیسے ذلیل کیا اور لڑکے کی ذلت کی موت تو خدا
تواری دشمن کو بھی زندہ سے تان گل کا دیواری کی خرابیاں مذکورہ کہانی سے ہم نہیں۔

(2) عبداللہ بن مسلم بن قسیر کہتے ہیں کہ میں نے "برالحکم" میں پڑھا ہے کہ جب
بروشر کی حکومت منسوب ہو گئی اور چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے ماتحت
رہنے کا قرار کیا تو اس نے ملک سرانہ کا حصر کیا اس ملک سرانہ نے حضرت عائشہ
میں بناوے رکھا تھا۔ بروشر کو باوجود کا حصر کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی۔ یہاں تک
کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے باہر چڑھی اور بروشر کو کچھ کر اس کے عشق میں مبتلا ہو گئی
پھر وہاں سے اتر کر ایک تیرا لٹایا اور اس پر کھلا۔

"اگر تم میری یہ شر کا تسلیم کرنا کہ مجھ سے شادی کرو گے تو میں تمہیں وہ راستہ بتاؤں جس کے ذریعے سے تم شہر کو معمولی جہل اور تھوڑی سی تکلیف کے ساتھ بچ کر سکتے ہو۔"

پھر اس تیر کو اور شہر کی طرف پھینکا جس کو اور شہر نے پڑھا اور ایک غیر اٹھا کر اس پر لکھا "جس کا نام نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اس کو پورا کر دوں گا۔"

پھر اس کو شہر کی طرف پھینکا تو شہر کی طرف سے اور شہر کو وہ بھی راستہ بتا دیا اور اور شہر نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح سے شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے اس طرح سے اس نے ہاتھ بٹا کر قتل کیا اور بہت سے لوگوں کو مار دیا اور شہر کی طرف سے ساتھ شادی کر لی۔

شادی کے بعد وہ ایک رات چنگ پر سو رہی تھی لیکن اس کو بستر کے آرام و نہ ہونے کی وجہ سے نیند نہیں آئی اور شہر نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا میرا بستر آرام دہ نہیں ہے تو انہوں نے بستر کے نیچے دیکھا تو درخت مور کے گچے کی ایک ٹکڑی تھی جس نے شہر کی ایک جگہ پر نشان کر دیا تھا۔ بارش کو شہر کی طرف سے جسم کی جگہ کی ملامت سے بڑی حیرت ہوئی اور اس سے پوچھا تمہارا باپ تمہیں کیا غذا کھاتا تھا؟ کہا کہ اس کے پاس میری اکثر غذا شہر، بٹوں کا گور اور مغز اور کھنکھنی تھی۔ تو اور شہر نے اس کو کہا کہ تیرے باپ سے زیادہ تیرے ساتھ کئی نے اتنا اچھا سلوک نہیں کیا مگر تو نے اپنی طرف سے اس کے احسان کا بدلہ اس کی بیٹی ہونے اور اس کے حق کشیم ہونے کے باوجود اتنا کھانا دیا کی ہے تو میں اس کی عورت سے اپنے کو تھوڑا نہیں سمجھتا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے سر کے بالوں کو تیرے ہاتھ سے کی دم کے ساتھ بائیں اور پھر اس کو وہ ڈاک چٹا پچا اس کے ساتھ لے آیا گیا اور وہ کھڑے کھڑے ہو کر گر گئی اور مر گئی۔

انتباہ: یہ ہے اور ساری کی کار و کار ہی کہ ظالم لڑکی نے اپنے دشمن اور محبت کرنے

والے داند کو بھی دھوکہ دیا اور آخر میں اس کا انجام لیا ہوا۔ اسی طرح اکثر اخبارات میں اس قسم کے واقعات پڑھتے ہیں آتے ہیں کہ فلاں شخص قتل کر دیا۔ حالانکہ یہی مسلمان کی ناقص جان لینا کسی قدر ظلم اور بزدلانہ ہے۔ اس کی تفصیل آگئی۔

(3) امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ بغداد میں صالح ہائی مؤذن تھا اس نے چالیس سال اذان کی اور نیک مانی میں بہت مشہور تھا۔ یہ ایک دن اذان دینے کے لئے منبر پر چڑھا اور مسجد کے پہلو میں ایک عیسائی کے گھر میں اس کی بیٹی کو دیکھا اور اس کے عشق میں مبتلا ہو کر اس کے دروازے پر دستک دی۔ لڑکی نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں صالح مؤذن ہوں تو اس نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا اس مؤذن نے اس کو گورالے ساتھ چٹا لیا۔ لڑکی نے کہا تم مسلمان تو بڑی دیانت لمانت والے ہو پھر یہ خیانت کسی؟ مؤذن نے جواب دیا اگر میری بات مانتی، تو تمہیک ورت میں تمہیں قتل کر دیاں گا۔ لڑکی نے کہا ایسا پھر تو نہیں ہو سکتا ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ دو تو مؤذن نے کہا میں اسلام سے بیزار ہوں اور اس سے بھی جو محمد ﷺ کے رجسٹ ہوئے ہیں۔ پھر وہ اس کے قریب ہوا تو لڑکی نے کہا تم نے تو یہ اس لئے کہا کہ اپنا مقصد پورا کر لو پھر اپنے دین کی طرف لوٹ جاؤ اب میری شرط ہے کہ تم خنزیر کا گوشت کھاؤ تو اس نے اس کو کھانا پھر لڑکی نے کہا اب شراب بھی بیو تو اس نے شراب بھی پلائی۔ جب اس پر شراب نے اثر کیا تو لڑکی کے قریب ہو گیا تو لڑکی نے کمرے میں داخل ہو کر اندر سے کھڑکی لگا لی۔ اس نے کیا تم چھت پر چڑھ جاؤ حتیٰ کہ میرے والد آجائیں اور میرا حیرانگی کر دیں تو وہ چھت پر چڑھ گیا اور پھر اس سے گر کر مر گیا پھر وہ لڑکی کمرے سے باہر نکلی اور اس کو کچھ سے مٹا لیتا یہاں تک کہ اس کا باپ بھی آ گیا اس نے اس کو مارا قتل کیا تو اس نے اس کو رات کے وقت گھر سے نکال کر ایک گلی میں پھینک دیا اور اس کا قصہ مشہور ہو گیا اور اس کو کھانڈی کے ذریعہ پر پھینک دیا گیا۔

انتباہ: اس نوجوان مؤذن نے ایک لڑکی کے عشق میں چٹا ہو کر دین اسلام کو چھوڑ کر اپنی دنیا اور آخرت پر ہاتھ کر ڈالی نہ صرف یہ کہ اپنا ایمان خالص کیا بلکہ اس کے عشق

نے اسے خنزیر کھا دیا اور شراب تک پلا دی اور اس کے بعد نہ صرف یہ ہے کہ اسے نہ لڑکی بلکہ جس کی خاطر اس نے جوان سوزن لے دین اسلام کو چھوڑا بلکہ اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس لئے کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ جو لوگ دین اسلام کو چھوڑ دیتے ہیں حضور اکرم ﷺ کی سنتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں نہ صرف وہ لوگ دنیا میں رہوا ہوتے ہیں بلکہ ان کی آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے اور جہنم کا دروازہ کھلا ہوا ہے ان کو اٹھانا پڑے گا۔

(4) ابو الحسن بن علی بن عیید اللہ زافونی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک عیسائی عورت کے دروازے سے گذر رہا تھا اس کو دیکھ کر اسی وقت اس کے عشق میں مبتلا ہو گیا۔ اور اس کا عشق اس قدر بڑھا کہ عقل پر غالب آ گیا تو اس کو مادر سنان لے گئے اس کا ایک دوست تھا جو اس کے پاس آچھا تھا اور ان دونوں کے درمیان خط و کتابت کیا کرتا تھا پھر عاشق کی حالت اس سے بھی گر گئی تو اس کی ماں نے اس کے دوست سے کہا کہ میں اس کے پاس آ کر اس سے باتیں کرتی ہوں مگر یہ مجھ سے بات نہیں کرتا تو اس نے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو وہ اس کے ساتھ آئی اور اس دوست نے عاشق سے کہا کہ تیری ماں ہے اس کا پیغام یہ سنائے گی تو اس کی ماں اس سے جھوٹ موٹ کی باتیں کرتی رہی جب اس کا معاملہ خیر ہوا اور موت کا وقت قریب ہو گیا تو اس نے اپنے دوست سے کہا کہ اچھا بیٹھ گیا اور وقت آ گیا ہے میں اپنی دوست سے دنیا میں لوٹ نہیں سکتا اب میرا بار ہے کہ میں کثرت میں ملوں گا تو اس کے دوست نے پوچھا وہ کیسے؟ کہا میں محمد ﷺ کے دین سے پھر کر عیسیٰ ابن مریم اور صلیب اٹھم کا قاتل ہوتا ہوں کیونکہ میری دوست بھی اسی مذہب کی ہے۔ اور یہ کہہ کر مر گیا۔

تو اس کا دوست اس عورت کے پاس گیا تو اس کو بھی بھار پالا۔ اس سے بات چیت شروع کی تو عورت نے کہا کہ میں اپنے دوست کو دنیا میں تو نہیں مل سکتی لیکن اب اس کو مسلمان ہو کر آخرت میں ملوں گی۔ کیونکہ وہ مسلمان ہے اور میں کوئی بدعتی ہوں

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں عیسائی مذہب سے ہیرا ہوئی تو اس کا باپ کھڑا ہوا اور اس آدمی نے کہا تم اس کو لے جاؤ کیونکہ یہ اب مسلمان ہو گئی ہے۔ وہ شخص جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا لیکن عورت نے کہا کہ تم کچھ دیر ٹھہرو۔ وہ ٹھہر گیا اور وہی وقت مر گئی۔

انتباہ: غلام عشق کے پیچھے مسلمان کا فریو گیا اور عیسائی عورت مسلمان ہو گئی۔ اور اس عورت کی خوش بختی ہے کہ اس مرد کا خام خیال تھا کہ میں عیسائی بن کر عیسائی عورت سے قیامت کے دن ملاقات کروں گا حالانکہ اگر یہ دونوں عیسائی ہوتے تو یہ دونوں دوزخ میں جتنے اور دوزخ میں راحت کی جگہ نہیں۔ اتنا سخت عذاب کا مقام ہے جو انسان کے اہم دماغ اور شعور سے بھی باہر ہے۔

(5) حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ خلافت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں ولید نامی ایک عورت رہتی تھی اس کا ایک عاشق تھا اس سے اس نے کہا میں تم سے اس وقت تک رہ نہیں سکتی ہوں گی جب تک تم نکلاں ٹھیں تو کل نہ کروں۔ اس نے اس کو قتل کیا اور اس عورت نے قتل میں اس کی مدد کی لیکن یہ مرد اور عورت دونوں بکڑے گئے تو مرد کو اسی وقت قتل کر دیا گیا اور عورت کو تین مہینے کی مہلت دے دی گئی جب معلوم ہو گیا کہ اس کو قتل نہیں ہے تو اس کو بھی قتل کر دیا گیا۔

(6) رفاش نامی ایک عورت قبیلہ ایدین نزارے سے تعلق رکھتی تھی اس سے اس کا باپ شدید محبت کرتا تھا اس سے شادی کرنے کے لئے اس کی قوم کے ایک آدمی نے بیٹا پیدا جس کو اس لڑکی نے پسند کیا لیکن لڑکی کے والد نے اس سے فتاری کرنے سے انکار کر دیا تو لڑکی نے باپ کو زبردستی باج دیا باپ نے موت کو محسوس کیا تو کہا اسے رفاش تم نے ایک غیر کے لئے میرا خون کر دیا تمہیں اس کا انجام غریب چکھنا ہو گا جب اس کا باپ مر چکا تو اس نے اسی شخص سے شادی کر لیا لیکن اس کے جادو نے اس کی پلائی کرنے میں مدد نہ کی تو اس سے کسی نے کہا اے رفاش کیا تمہیں تمہارے جادو

نے چاہے؟ تو اس نے کہا جس کے مددگار کم ہوں وہ رسوائی ہوتا ہے پھر اس کے خاوند نے دوسری شادی کرنے میں بھی دیر نہ لگائی تو اس کو کہا گیا کہ اسے رکاش تیرے خاوند نے تم پر ایک اور شادی کر لی اگر تم چاہو تو اس سے طلاق لے لیا تو ریش نے کہا میں شر کے ساتھ ایک اور شر کو نہیں اچھوڑتا چاہتی ایک شریف عورت کے لئے طلاق جیسی کالک بہت ہوتی ہے۔

افتقار: اس عورت جو خواہش نفس کو پورا کرنے کے لئے باپ کو مار دے وہ شریف کہاں ہو سکتی ہے اس عورت تو ہمیشہ دوزخ میں جئے گی آج کے زمانہ میں بھی بہت سی عورتیں اور مرد ایسے ہیں جو شادی کے لئے ماں باپ اور دوسرے رشتہ دار وغیرہ کو قتل کر دیتے ہیں ایسے لوگ دوزخ کی آگ سے عبرت چکریں مزید یہ کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ذلیل و رسوا کرتا اور کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(انجام دہ بیان) اس ظالم بیٹی نے ایک شخص کے عشق میں ہتلاہ کر اپنے باپ کو قتل کر دیا اور جس سے اس نے عشق کیا اس نے بھی اسے ہتھکڑیا اور اس نے دوسری شادی کر لی۔ ایسے لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنی خواہشات کے لئے دوسروں کی زندگیوں سے کھینچتے ہیں وہ کبھی بھی سکھ کا سانس نہیں لے سکتے۔ اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو کرائے کے قاتل ہیں وہ چند گھنوں کی خاطر لوگوں کی جانیں لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا انجام بڑا دردناک ہوتا ہے۔ یہ نو دنیا کی سزا ہے۔ آخرت میں ان لوگوں کا کتنا بھیا تک انجام ہوگا۔

چند روزہ زندہ گئی:

جو حضرات اپنی لالچیوں، لڑکوں کے لئے کچھ نہیں سوچتے تو بچوں، بچیوں کو تو اپنا انجام بڑا نہیں کرنا چاہئے زندہ کی چند روزہ ہے۔ یہاں کی مٹھ کالیاں تیر دھڑ اور آخرت کے لئے شدید ترین عذاب کا منہ دکھائیگی۔ پھر کیوں نہ آج ظالموں سے دور رہ کر نیکیوں سے فوکلہ بنواریں تاکہ مرنے کے بعد تیر "ردۃ من رباعی الجنة"

جنت کی گیارہویں جگہ اور آخرت میں سید و ناصر و سید و محدث و سید و آیت و سید و خدیجہ و دیگر اولیاء کاملہ (رضی اللہ عنہم) بیبیوں کے ساتھ رہنا سہنا نصیب ہوں۔

نکاح کے فائدے

مرد کا عورت کو چاہنا اور عورت کا مرد کی طرف میلان ایک امر مجبوری ہے کہ ان کے سوا دونوں کو چارہ کار نہیں یہ چاہت دونوں میں جھگی ہے سیدہ آدم علیہ السلام کو جب بخت میں داخل کیا گیا تو آپ نے رفیقہ حیات کی خواہش ظاہر کی حق تعالیٰ نے ان پر غید مسلط کر دی اسی دوران بیٹی خواہاں گئی بائیں بھلی سے پیدا فرمایا جب آپ نے خواہ کو کچھ تو اپنے دونوں ہاتھ اگلی طرف بڑھائے فرشتوں نے کہا غصہ ہے اس سے نکاح ضروری ہے، نکاح کے ساتھ اس کا مرد اور فرمایا مہر کیا ہے کہا گیا نبی محمد ﷺ پر تین بار دو شریف (مدارج الشرف جلد ۲ صفحہ ۵)

اسی لئے چاہئے کہ مرد اور عورت اپنی فطری اور عقلی خواہشات کو نہ اس قدر ملا لیں کہ بہانیت اور عقل تک پہنچ جائیں اور نہ اس قدر آزاد چھوڑ دیں کہ شرافت کی تمام حدود کو پھلانگتے جائیں۔ بلکہ احکام الہی کے مطابق چٹو راستوں پر چلی کر مرد و عورت دونوں رشتہ نگار میں منسلک ہوں اور مہیاں بیوی بن جائے کے بعد ایک دوسرے کے حقوق کی پوری رعایت کریں اور صالح خاندان، پر امن، معاشرو اور خدا ترس ہوسا کی تشکیل میں ہمدردانہ و مدداری فرا کریں حقوق اللہ کی اور انسانی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد میں زمین کی ایک دوسرے پر بھاری ذمہ داریاں ناکہ ہوتی ہیں جن سے ہمہ ویرانہ بننے والا اللہ کا مہرب بندہ کھلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ ورنہ زنا کاری، گھنی کار کاری کے ذریعہ اس عقلی عادت کو پوری کرنے میں دنیا کی دولت و خواہی نصیب ہوگی اور آخرت میں مرتے ہی سیدھا جہنم جانا ہوگا۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے شبِ معراجِ دہلی مردوں اور عورتوں کا مشافہہ فرمایا۔

(دیکھئے معراجِ معصوم)

یاد رہے کہ خداوند عالم نے مرد و عورت کی جنسی خواہشات کی تکمیل کا محض ایک راستہ متعین فرمایا ہے نظری لحاظ سے نکاح سب سے مضبوط اور عمدہ محبت ہے چنانچہ حضور مرد و عالم ﷺ نے فرمایا کہ "لکم نور للمتعینین لفلک الکاح" (ابن ماجہ) محبت کرنے والوں میں ہم نے نکاح سے بڑھ کر کوئی شے نہیں دیکھی۔ اور جب انسانی قوی جسمانی ساخت اور کرد و نفع کو ناظر نظر سے دیکھا جاتا ہے تو دنیاوی فوائد، بیماریوں سے حفاظت، مفساد کی بندش، حصول ثباتیت اور مدارج ودعائی کی تکمیل ان تمام کا نکاح کے ساتھ بہت گہرا ربط نظر آتا ہے۔

نکاح نسل انسانی کی ترقی اور افزائش کا ذریعہ ہے نکاح عزت و عفت کی چادر ہے نکاح معاشرتی نظام کا ستون ہے نکاح پاکیزوں کا وسیلہ ہے نکاح سے نصف ایمان محفوظ رہتا ہے۔ نکاح ابوالبرہ سید آدم علیہ السلام نے فرمایا: نکاح تمام انبیاء و مرسلین کا طریقہ ہے۔ نکاح خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ بلکہ اکثر اولیاء کرام نے انبیاء علیہم السلام کی طرح نکاح کو ترجیح دی اور فضیلت امت سراپا رحمت ہی رحمت ﷺ نے نکاح کے بیزار فضائل و فوائد بتائے اور نکاح کرنے کی تاکید شدید فرمائی اور نہ کرنے والے کو شدید عید سنائی۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

احادیث مبارکہ :

(۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو جوان اتم میں جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی سکت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے۔ کیونکہ یہ نگاہ کو بچا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی وسعت نہیں رکھتا اسے روزہ رکھنا چاہیے (ماکر شہوت کا زور نہ لے جائے) (بخاری)

(۲) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں مردوں سے نکاح کر چھوں تو جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ میری راہ پر نہیں۔

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر شادی کی جاتی ہے۔

اس کے مال پر خاندانی شرافت پر خوبصورتی پر اور دین داری پر تو تم دین دار عورت کو حاصل کرو خدا تمہیں پامرد کرے (صحیحین)

(۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا پوری دنیا سارے زندگی ہے اور بہترین برتاؤ دنیا تک عورت ہے (مسلم)

(۵) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کثرت اولاد کی صلاحیت والی عورت سے شادی کرو اور نسل کو ترقی دو کیونکہ روز قیامت میں دوسری امتوں کے ماننے تمہاری وجہ سے فخر کریں گے۔ (احیاء العلوم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

(۶) حضور مرد و عالم ﷺ نے فرمایا خوب محبت کرنے والی اور کثرت اولاد کی صلاحیت والی عورت سے شادی کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت سے اور امتوں پر فخر کروں گا (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

(۷) حضور مرد و کوئین ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں سے ان کے حسن و جمال کی وجہ سے شادی نہ کرو۔ جو مسئلہ ہے ان کا حسن و جمال ان کو ہتھ کر دے اور نہ ان کی مالدار کی کی وجہ سے شادی کرو ہو مسئلہ ہے ان کا مال انہیں سرکشی میں مبتلا کر دے بلکہ شادی دین کی بنیاد پر کرو۔

(ولامۃ سواد ذات دین افضل) (سپاہ رنگ کی دین دار باندنی گوری خاندانی یا مال دار عورت سے جو بیدار ہو افضل ہے) (المنتقى)

(۸) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس ایسا شخص شادی کا پیغام لائے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کرو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑی غزالی پیدا ہوگی۔

(فوائد) آن کل کار و کاری کی پابندی و برہاری اسی خیر کا کھور ہے جس کی آپ ﷺ نے صدیوں پہلے خبر دی و فقہان کا ہمارے سامنے ہے۔

حضرت سیدنا ابی سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نواہ کا تشہد

سکنا یا اور تشہد فی الحاجۃ یعنی یکلح کا تشہد بھی، تشہد نکاح جس کا خلاصہ یہ ہے۔

"اسم اور تعریف صرف اللہ کے لئے ہے۔ ہم کسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس سے منتحرت کے طریقہ پر ہیں اور اپنے کاموں کی راہوں کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اللہ کی پناہ اور حفاظت میں دیتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"

پھر رسول اللہ ﷺ تین آیتیں پڑھتے (جو ہر خطبہ نکاح میں پڑھی جاتی ہیں)

(خلاصۃ آیات)

رشتہ نکاح قائم کرتے وقت رسول اکرم ﷺ قرآن مجید کی جو آیات مبارکہ تلاوت فرماتے اور جو خطبہ دیتے وہ اس بات کو واضح کرنے کے لئے کہانی ہیں کہ مرد و عورت کا یہ بندھن خالص فطائے ربانی کے مطابق ہے اور مسلمان جو اسے اسے محض ذریعہ عیش و نشاط کے طور پر برپا نہیں کرتے بلکہ نکاح ایک اہم معاملہ کی حیثیت رکھتا ہے جس کی بنیاد پر خدائی حفاظت میں سفر زندگی کے ایک ذمہ دارانہ دو کام آغاز ہوتا ہے۔ مسلمان مرد و عورت مسلمان عورت میدان عمل میں اترنے سے پہلے ہی اپنی خلقی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہیں اور شادی کے بعد حقوق اللہ اور ایک دوسرے کی ذمہ داریوں اور اوروں کے حقوق کا خود بھی اعتراف کرتے ہیں اور اس بارے میں خداوند عالم سے یمن بدد ملتے ہیں۔

ازدواجی زندگی کے فوائد:

میاں بیوی کی باہمی الفت خدا کی نشانیوں میں سے ہے۔ ان کی ایک دوسرے سے محبت و یکجہتی کی کھریلوں میں راحت کی بنیاد اور مہم ہے۔ ازدواجی تعلق میں رب تعالیٰ نے بے شمار عسکت و مصلحت رکھی ہیں جو محتاج بیان نہیں، لہذا

سکون و اطمینان معاشرتی خوشگامی اور اولاد کی منجید و تحول میں بہتر داشت و پرداخت کے لئے زوجین کا ہر لحاظ سے مستعد اور حق شناس ہونا کتنا ضروری ہے یہ بتانے کی بات نہیں۔ ایک خوشگام اور پاکیزہ خاندان، معاشرہ کے گمن گنی پھولوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ صحت و برکات کے کتنے دروازے کھلتے ہیں اس کا اندازہ اسلامی اصول و معاشرت کی پابند سوسائٹی میں رد کر ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے برخلاف محض جسمانی لذت اندوزی اور تسکین جنسی کی بنیاد پر قائم کردہ مرد و عورت کے تعلقات جسے قرآن نے مسافین اور مسافیات (انصار: ۴۳، ۴۵) سے تعبیر کیا ہے فسل انسانی کو قعر مذلت اور آخری ذلت و ذلالت اور خسران و غلاب کی راہ پر لگانے کے سوا کچھ نہیں۔

نوٹ: نکاح کے مزید فضائل و فوائد فقیر کے رسالہ "فضائل نکاح" میں مذکور ہیں

(زوجین کے معاشرہ کی ہدایت و نجات)

اسلام اپنے پیروؤں کو خدائی امور میں خدائی ہدایات کی روشنی عطا کرتا ہے۔ مردوں کو مردانہ اعمال اور حسن اخلاق سکھاتا ہے اور عورتوں کو ان کی مسئولیات اور تہذیب سے نوازتا ہے مردوں کو معاشرتی احکام پر چلنے والے و بے تباہی کا ارشاد ہے۔

و عاشروہن بالمعروف فان کثرتموہن فغسی ان نکرہون شیئا و يجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا (پ ۴ النساء)

ترجمہ: "اور زندگی بسر کرو اپنی بیویوں کے ساتھ زندگی سے بھر کر تم پابند کرو انہیں تو صبر کرو، شاید تم پابند کر سکیں تو اور وہی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں (تمہارے لئے) خیر کثیر۔"

ہدایات نبوی ﷺ

(۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا! بیوی کا اس کے

شوہر پر کیا حق ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا اسی کا حق یہ ہے کہ جب تم کھاؤ تو اسے کھاؤ اور جب نہ پہنچو تو اسے بھی پیو تاکہ اور اس کے چہرے پر نہ مارو اس کو بدعا نہ دو۔ اگر اس سے ترک تعلقی کر دو تو سرف گھر میں کرو۔ (ابوداؤد)

(۲) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہر کس شخص پر اپنی قوم سے نفرت نہ کرے اگر اسے اس کی ایک عادت اچھی نہ لگتی ہو تو دوسری اور ساتھیوں سے نہ لے گی۔ (مسلم)

(۳) حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ اسے لوگا اسنو انور دہی کے ساتھ بہتر سلوک کرنا۔ اسلئے کہ وہ تہارے پاس بخیر قید کی ہیں۔ ان کے ساتھ صرف انی صورت میں روا ہے جب ان کی طرف سے کھلی ہانر مالی ظاہر ہو۔ اگر وہ ایسا کریں انہوں ان کے ساتھ ان کی خواہ گاہوں میں قطع تعلق کر لو اور ان کو اتنا بھی مار سکتے ہو جو سخت و شدید زخم کرنے والی (مار) نہ ہو۔ پھر اگر وہ تہارہ کہنا نہیں تو ان کی ہستانے کے لئے راستہ دے دے۔ سنا کہ حق تعالیٰ وہ دیوں کے تم پر نہیں اور کہ تہارے حقوق ان پر ہیں۔ تہار حق ان پر ہے کہ تہارہ ان فرشی ایسے لوگوں سے نہ روانہ کیں جن کو تم اپنے نہ کرتے ہو اور تہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو آنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم پسند نہ کرتے ہو۔ سنا ان کا حق تم پر ہے کہ تم ان کو ایسی طرح کھا اور پینا دو۔

(قطیف و حیدرآباد میں)

(۳) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر والوں پر آخرت میں اجر پانے کی نیت سے خرچ کرے تو یہ اس کے لئے صدقہ بنتا ہے (مسلمین)

(۵) نبی پاک شریف ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں اس آدمی کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاق برے ہوں اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ جس کا رویہ لطف و محبت کا ہو۔ (ترمذی)

(۱) کیا اگر مطلقاً محکم بجائے فرمایا کہ لوگوں میں باجھے زیادہ حلقی خبر دیں جو
انہی لوگوں کے حق میں زیادہ باجھے ہیں (فرزاد)

(۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں عورتوں کے بارے میں چھ باتوں کی

وہیت طراناہوں تم میری اس دہیت کو قبول کرو۔ دو پہل سے پیدا کی گئیں۔ بلیوں میں سب سے زیادہ تمہیں ہی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے تو نور ڈالے گا اور اگر اسے ہی رہنے دے تو طیر بھی تو رو جائے گی (حقیقین)

(۸) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ عورت پہلی سے پیدا کی گئی ہے اور خیر سے لئے کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر تو اس سے حسن معاشرت چاہتا ہے تو اسی حال میں گزار نہ کر اور مسجد کا راجا بن جائے یا تو تو روئے کا اور تو بظالمین درنا ہے۔

(۹) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھی تو بیدل دروازہ میں ہمارا مقابلہ ہوا تو میں جیت گئی اور آگے نکل گئی اس کے بعد جب میرا جسم کھڑکی ہو گیا تو (اس دروازے میں بھی ایک بار) ہمارا دروازہ میں مقابلہ ہوا اس بار حضور ﷺ جیت گئے اور آگے نکل گئے اس وقت آپ نے فرمایا یا ایہ تمہاری اس جیت کا جزا ہے ہو گا (سنتن ابی داؤد)

(۱۰) مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ ہم چند نوجوان خدمت رسالت مآب ﷺ میں حصول دین کی غرض سے بیس روز رہے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہم گھر جانا چاہتے ہیں تو فرمایا اپنے اہل و عیال کی طرف جاکر ان میں رہو ان کو دین کی باتیں سکھاؤ اور ان پر عمل کا حکم دو۔ (بخاری شریف)

اختیار: جو لوگ نکاح ہو جانے کے بعد مذکور بالا اجالات نبوی ﷺ کے مطابق ازدواجی زندگی بسر کرتے ہیں تو جتنے جی بہت میں ہوتے ہیں وہ نہ عورت اپنی عظمت پر کاویہ و برکی کا شکار ہوگی اسی لئے نیک بیوی سے نکاح کے ساتھ رعایت حقوق ضروری ہے اسی لئے نیک بیوی دنیا کی عظیم ترین نعمت ہے مسلمانوں کو بیوی کے حقوق کی رعایت کا پابند کیا گیا ہے اور ان کی ضروریات و مطالبات (جو شرعی حدود کے اندر ہوں) کا زور دیا گیا ہے اخلاق، معرفت، ممبر تحمل و بردباری، دھرم و دین و عہد داری اور جتنی اسلامیات چھٹی مخلوق انھیں لے کر اور مسلمانوں کو آراکش و تربیت کے سب سے زیادہ حقدار

یہی ہے کہ میں، مرد پر ماں باپ کے بعد سب سے بڑا حق بیوی بچہ کا ہے اور یا گیا ہے
امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم میں آداب معاشرت اور ان امور کو
تجزو و بین کے تعلقات کی بہتری کے لئے ضروری ہیں تفصیلاً ذکر کیا ہے اس باب میں
شورہ کے لئے کچھ ممبروں نے احوال اور آداب کا خلاصہ خلاصہ لکھ کر قرار دیا ہے۔
اسی لئے تفصیل کے خواہشمند حضرات فقیر کا ترجمہ "احیاء العلوم" مترجمہ احیاء
العلوم کا مطالعہ فرمائیں۔

خلاصہ معاشرہ زوجین :

شرع مذکور میں، شوہر اور تاسوا ہر قسم کے معاملات میں اس حقت زوجین
کی اہمیت دیتی ہے کہ دوسرے کا طاعنا نہ کرے۔ مرد کو چاہیے کہ بات بات پر ڈانٹے،
جھڑکے اور دھوکے کا سلسلہ شروع کر دے بلکہ گھر میں سنجیدہ رہے۔ اگر
بیوی کی کسی بات کو پسند کرے تو اس پر مہربانی کا ثبوت بھی دے۔ نبی کریم ﷺ کی
ازواج مطہرات سے بھی کبھی دشمنی و کینہ نہ ہو جاتی تھی اور رسول پاک ﷺ صبر و
طمح سے رو کر فرمادیا کرتے تھے۔ امام غزالی نے حدیث نقل کی ہے حضور اقدس
ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کی برکت پر صبر کرے گا اسے صبرِ ایوب علیہ السلام
کا ثواب ملے گا۔ اور جو عورت خاوند کی بد عزائی پر صبر کرے گی اسے قیس زود
فرعون کا ثواب ملے گا۔ رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
فرماتے ہیں تمہاری رضا مندی اور تم کو میں جان لیتا ہوں پوچھا کیسے؟ فرمایا کہ جب
تم راضی ہوئی ہو تو کہتی ہو قسم ہے (ﷺ) کے خدا کی اور جب ناخوش رہتی ہو تو کہتی
ہو قسم ہے (ﷺ) علیہ السلام کے خدا کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ بچہ
فرماتے ہیں واللہ! میں حالت غضب میں خطا آپ کا مٹا کر کرتی ہوں۔ گویا بیوی کی
فکلی اور ناراضگی پر صبر کی تعلیم خود مرد کو نکات ﷺ نے دی ہے۔

فقیر اویسی غفولہ کا بندھ :

مذکور بالا بیان از اول تا حال کاروکاری جیسی موڑی دباہ گود کے لئے
فقیر نے بندھ باندھا ہے اگر کوئی اپنی عزت کی حفاظت چاہتا ہے تو ان شاء اللہ کارو
کاری کی دباہ نہ صرف ترک چاہئے بلکہ اس مرض کا نام نہ لے کر حق چھو جائے اور جو شخص
خود ہی اس سیلاب میں ڈوب کر مرنے کو تیار ہے تو فقیر کے بندھ کو دباہ اپنے ہاتھوں خود
توڑ دے پھر فقیر ایسے نادان سے کیا عرض کرے گا کہ گھر میں کاروکاری کی ذلت و خواری
میں جان و دولت و جان و دیر تیرا مہمان ہے ایمان لے آئے کاروکاری۔

کاروکاری کا حل :

مذکور بالا اگر اذیتاں ترک کر دیں اور لڑکیوں کے سر پر ہونے والی خود لڑکیوں اور لڑکیوں
کے درمیان مشترک ہے جس کا خلاصہ یہی ہے کہ مہربانی کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد
کی بچوں سے ایسی تربیت کرے کہ جو ان پر چڑھے تک انہیں "کاروکاری" نہ کہہ سکیں
محسوس ہو اور وہ اپنی جان تو دینا گوارہ کر لیں لیکن کاروکاری کا اور نکال نہ کریں۔
ایسے لڑکے اور لڑکیاں اور ساتھی میں برادری گھر سے ہیں اور دور حاضرہ میں بھی
اللہ تعالیٰ پاکر اس مرد اور عورت کی کی نہیں چند واقعات فقیر نے "بندھ باندھا" کی کتاب میں
السلام میں بیان کئے ہیں۔

سربراہوں کے لئے :

سربراہوں کا فرض ہے کہ لڑکیوں کا طہارت کے بعد فرائض ایک اجوار لڑکی سے
نکال کر دیں یہی طریقہ حضور سرور کائنات ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام
اور اولیائے عظام کا خالص واقعات کو دہرانے کی ضرورت نہیں جن رو بہوں،
سربراہوں، چودھریوں اور کٹر دنیا داروں کی بچیوں کو گھر پر بٹھانے کی عادت ہو گئی
ہے ان کو قیامت میں بچیوں کی حق تلفی کا سخت عذاب ہوگا اور دنیا میں جو رسوائی و ذلت
ہوئی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ عیاں راجح بیان۔

لوگوں اور لڑکیوں کیلئے :

دنیا چند لحظات ہیں اس میں دیکھ سکتے گذر جائیگا لیکن آخرت کی دائمی زندگی ہے اس میں نیک اعمال کام دیتے اور برے اعمال جہنم میں لے جاتے ہیں۔ ہر گناہ کی سزا ہے لیکن زہر کی سزا عذاب تو اتنا سخت ہے کہ سننے ہی اور گھٹنے کھڑے ہو جاتے ہیں چند احادیث دیکھیں :

زنا کی مذمت احادیث مبارکہ سے :

حدیث (۱) بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے سوئی نہیں رہتا اور چہرہ جس وقت چہرہ کی کرتا ہے سوئی نہیں رہتا اور شہرہ کی جس وقت شہرہ پر چلتا ہے سوئی نہیں رہتا اور نسا کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان اللہ تعالیٰ کو کرتا ہے تو اسلام کا پلہ اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس شخص سے نور ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

حدیث (۲) ابوداؤد و ترمذی و حاکم و نسائی سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پرش سائبان کے ہو جاتا ہے جب اس نفل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔

حدیث (۳) صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث مروی ہے جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ دات میں نے دیکھا کہ وہ شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں ایک یہ بات بھی ہے ہم ایک سواری کے پاس پہنچے جو چوڑی کی طرح اوپر تھک ہے اور نیچے کٹاؤ دو اس میں آگ تلی رہتی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں بیٹھیں ہیں جب آگ کا شعل بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آ جاتے ہیں

اور جب شعل کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ لوگ لوگ ہیں ان کے متعلق یہ بھی فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔

انتباہ : خود فرمائیے زنا کے ارتکاب سے چند لمحے جھوٹی لذت تو حاصل ہوئی لیکن اور زنا کا اتنا سخت عذاب جو جھوٹی لذت سے پایا کتنا خسارے کا سوا ہے۔

حدیث (۴) مسلم و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں شخصوں سے اللہ تعالیٰ نے کام فرمایا اور انہیں پاک کر دیا اور ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ پورا ہزار سال کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا ہادشا اور فقیر جھگڑے۔

(فائدہ :) پورا ہزار سال بدیا جان مرد عذاب برابر ہے پورے جہنم کا نام ملے لیا کہ اس نے بد ضرورت خود کو جہنم میں دھکیلا۔

حدیث (۵) بزار و ترمذی و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ساتویں آسمان اور ساتویں زمینیں پورے ہزار سال پر امت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کا پھیلے ہوئی۔

حدیث (۶) بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا کتا دسب میں بلا ہے فرمایا یہ کہ توالف کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا میں نے عرض کی چنگ یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کر ڈالے کہ وہ میرے ساتھ کھائیں، میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا کہ تو اپنے پردی کی عورت سے زنا کرے۔

حدیث (۷) طبرانی و ترمذی و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور ﷺ نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ بادلے میں تم کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کی وہ حرام ہے اللہ و رسول نے اسے حرام کیا تو قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے

الرشاد فرمایا کہ غوثوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔

(فائدہ) چوتھی کتبہ اس لئے ہے کہ چوتھا گروہ جو سے زمانہ کے اسباب بہت زیادہ اور آسانی سے۔

حدیث (8) انسی و انس جہان الہیہ پر روضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت کسی قوم میں ماسکورا داخل کرے جو اس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرے یا اور اس سے اولاد ہوگی) تو اسے اللہ کی رحمت کا حصہ نہیں اور اللہ اسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔

حدیث (9) کہتی ہیں عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جوانان قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو نہ مائے کوزہ جو شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے جنت ہے۔

حدیث (10) میں جہاں اپنی صحیح عبادت اور ہر روز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ عبادت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پادمانی کرے اور شہر کی حفاظت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔

حدیث (11) بخاری و ترمذی میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کے حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس چیز کا جو جزا کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شریگاہ) نہ لے گا اس کو (ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اس کے لئے جنت کا مہمان ہوں۔

حدیث (12) احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم عباد بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے لئے چھ چیز کے ضامن ہیں: ہاتھوں میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ بات بولنا تو حق بولو، وعدہ کرو تو پورا کرو، سہارے پاس امانت رکھنی جائے تو لوہا کرو، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اور اپنی

نگاہوں کو پست کر دیا ہے اپنے ہاتھوں کو ابراہیمؑ کی

هولناك وعبد :

[illegible]

و تاجہ کبر عذاب :

زمانہ کا انتخاب دلائل و اہادیہ کے لئے غائب تو ہے عیسیٰ مسیح ان کی نحوست زمانہ ہجر کو ایسا یعنی ہے چنانچہ محمد اکرم (آجی عمر) جس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویوں کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے میں ہر ماہ روزہ دو بار پورا ہو جائے تو انہوں نے اسے اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیا۔

104

روزِ حاضرہ میں جن منکھلات میں ساری دنیا گرفتار ہے انکی وجہ ہماری بیکار
عاطفہاں نازگندہ کثرت ہے۔ لیکن کوئی نہ سمجھے تو اسے کوئی سمجھائے۔

لواحت کی خرابیاں :

بہت سے لوگ زندہ گوار تکاب کے علاوہ اہلالت تحسینی گھڑی یا کاری میں بھی جتا ہیں ان کے لئے بھی چند روایات حاضر ہیں تفصیل رکھتے فقیر کا رسالہ ”المقباحتہ فی الاموالۃ“۔

(۱) تہذیبی و ادبی ماہرین عباسی دینی ائمہ تعالیٰ عنہما سے راوی کی کدو میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس شخص کو تم کو دیکھ کر غصہ کرتے یا جو تم کو قتل اور مفلوج روئے یا کو قتل کر دالو۔

(۲) تہذیبی و ادبی: چچا کا کہنا پر مبنی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا اچھی دست پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے وہ ٹیل ڈیولہ ہے۔

(۳) دریں اثناء ہم اس واقعہ پر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم کو طواغیت کی قیادت میں لے کر آئے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتوکل کو چلا دیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر ولایت ڈھرائی۔

(۳) قرعہ فی دنیا فی راہی صالح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف قہر رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ یہاں کرے یا ثروت کے پیچھے کے مقام میں بھائی کرے۔

(۵) ابراہیم علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا حیا کہہ کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہیگا اور غمخواریوں کے پیچھے کے مقاصد میں ہمارا غم نہ کرو۔

(۶) امام احمد راویاؤں کا ہر جہاد دینی اور مادی ہے۔ دینی اللہ تعالیٰ عز سے راوی کی حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص عورت کے بچے میں تباہی کرے وہ ملعون ہے۔

الہدایا اہم سب کو ایسی کنڈی بات سے متھوڑے (آمین)

زنا سے روکنے کے لیے چرب نسخے :

لڑائی کا بار ہے تو اخلاقیات یا دینی تعلیم اس پر مستند ہے ذیل پر عمل ہو تو یہ بیماری ختم
تو نہیں ہوتی کم ضرر ہو جاتی ہے۔

10. 1987年

سنگدار کی یاد تازم اور اس میں کسی قسم کی رعایت نہ ہو یہودیوں نے اٹلی لوگوں کو اور اسرائیلی رعایت کی تحریکوں میں ہمسایہ ممالک کی چشم پوشی کرتے تو ایسا نالائک و خواہش میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ایک ایسا ہی کوئی اور قوم کی دلیل و خواہش اور اسرائیلیوں کی اعتراضات تھا اور ہے چنانچہ جدید شریف میں ہے۔ چھوٹی و مسلم و غیر یہودیوں کی یہودیوں میں

سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا یہ لوگ حضور کی خدمت میں مقدمات لائے (شاید اس خطیل سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ملکی سزا حضور تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائیگا کہ یہ فیصلہ میرے ایک نبی نے کیا تھا ہم اس میں سے تصور ہیں) حضور نے ارشاد فرمایا کہ تو ریت میں رجم کے متعلق کیا ہے یہودیوں نے کہا ہم زانیوں کو نصیحت دے رہے ہیں اور گولے مارتے ہیں (یعنی تو ریت میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم تجھو لے ہو تو ریت میں بلا شہ رجم ہے۔ تو ریت لاؤ۔ یہودی تو ریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر اٹھ اٹھ کر جہنم شہر اٹھایا (آیت رجم کو چھپایا اور اس کو گھٹنوں پر بٹھا) عبد اللہ بن سلام نے فرمایا اچھا اچھا اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اٹھنے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور نے زانی ڈالنے کے متعلق حکم فرمایا دو دونوں رجم کیے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا کہ جب تمہارے یہاں رجم ہو جو ہے تو کیسی تم نے اسے چھوڑ دیا ہے یہودیوں نے کہا جب یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اسے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اسے رجم کرتے پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی سزا تجویز کرنی چاہیے جو امیر و غریب سب پر جاری ہو جائے لہذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اس کا منہ کھلا کر رکھیں اور گلہ سے پورا لٹ سارے کر کے شہر میں تشہیر کریں۔

انتباہ : یہودی تو صرف زمانہ کی سزا میں ایمر و غریب کا فرق کرتے لیکن ہمارے معاشرہ ہر شعبہ میں باقی اور عادت میں مبتلا ہے جسکی سزا ہم مختلف پریشانیوں کی صورت میں اعلیٰ کرتے ہیں۔

شقیق امت سرای رحمت علیہ السلام کا معاشرہ :

مختصر اور جامع عالم علیہ السلام کے ہاں سزا شناسا امیر و غریب سب برابر ہیں حدیث شریف میں ہے: عبادی و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ شخصوں نے مختصر اور جامع عالم علیہ السلام کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا ایک نے کہا:

کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمائیے دوسرے نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے غرض کی اجازت دیجئے اور خدا فرمایا کہ غرض کی کہ میرا کاسکے یہاں ضرور وقت اس نے اس کی عورت سے زمانہ کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر تم نے میں نے سو کر یاں اور ایک کثیر اپنے لڑکے کے لہو میں دی پھر جب میں نے اکل طم سے نکال کیا تو انہوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے کو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کیلئے جلا وطن کیا جائیگا اور اس کی عورت پر رحم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ مگر یاں اور کثیر و انہیں کی جائیں اور میرے لڑکے کو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو ظہر بدر کیا جائے (اسکے بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے انیس میں تم کو تم انکی عورت کے پاس جاؤ اور فرماؤ گے تو رحم کرو۔ عورت نے فخر کیا اور اسکو رحم کیا اور یہ حکم عام ہے مجھے بخاری شریف میں مذکور ہے خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حکم فرماتے سنا کہ جو شخص زندہ کرے اور مصلحت نہ ہو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک برتن کے لئے شہر بدر کر دیا جائے۔ یہی سلسلہ صحابہ کرام نے جاری رکھا چنانچہ بخاری و مسلم دونوں کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیت و رحمت بھی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے رحم کیا اور حضور ﷺ کے بعد ہم نے رحم کیا اور رحم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے رحم اس پر ہے جو زندہ کرے اور مصلحت نہ ہو نہ ہو با عورت بشرطیکہ گواہوں سے نہ ثابت ہو یا نیک ہو یا اقرار ہو۔

فائدہ: جو بھی اس سلسلہ کو جاری رکھے وہ حسین معاشروہ کیجئے گا ورنہ ذلت ہی ذلت ہوگی۔

ایک اور فیصلہ:

بخاری و مسلم و غیرہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک غریب عورت نے چوری کی تھی جس کی وجہ سے قریش کو فکر ہوئی کہ اس حد سے بچایا جائے آجی میں حضور کیا کہ اس بارہ میں کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرے گا لوگوں نے کہا اس بارہ جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں وہ یہ کام کر سکتا ہے۔ اس بارہ نے سفارش کی اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے یہ فرما کر آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلک کیا اگر اس میں کوئی شریف (امیر) چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کھڑے (غریب) چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے اے اگر فاطمہ بنت محمد (علیہا السلام) چوری کرتی تو اس کا بھی اتنا کٹا دیتا۔

درس ادب:

ملاہ کرام نے فرمایا کہ اس حدیث شریف کو بیان کرتے وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لینے اور پنا ہے۔ ہمارے لئے ہے کہ ہم کہیں کوئی محبوب سے محبت نہ بھیجی ہو تو۔۔۔۔۔

بہر حال حضور سرور عالم ﷺ نے امت کی بھلائی کے لئے یہ اصول و ضوابط بتائے جنہیں ہم نے چھوڑا تو دوسل و خوار ہیں۔

انتباہ: جو لوگ کارکاری کی سزا اپنے خود جاری کرنے ہیں وہ مجرم ہیں اس لئے کہ حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا کسی دے عیب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر حد نہیں قائم کر سکتا (در مختار۔ عالمگیری)۔

اس لئے کہ حکومت کو آگاہ کرنا ہے اور اس طرح کے جرائم حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ اللہ میں بھی ہوئے تو آپ نے شرعی سزا کے علاوہ لعان کا طریقہ جاری فرمایا اور لعان کی تفصیل آتی ہے۔

روحانی نسخہ :

(۱) جوانی حیوانی مشہور ہے اسے قابو میں لانے کے لئے نکل ،
دیکھا بہترین علاج ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ارشاد ہے (۲) بکثرت ، اہل
(۳) بکثرت درود شریف (استغفار اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
پڑھنا جتنا زیادہ پڑھا جائیگا اتنا فائدہ ہوگا۔ (۴) خواہشات نفسانہ کو دل سے
مٹانا کہ اگر خیال تک ختم ہو جائے بلکہ ایک اجنبیت محسوس ہو اور اس پر قابو پا کر
کالمین کا شیوہ ہے۔

حکایت : حضرت تابعہ صریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے دہلیس کی شرارتوں کا
ذکر کیا تو فرمایا اے دہلیس کون ہے؟ عرض کی گئی وہ تو معروف شرارتی ہے آپ اس سے بے
بے خبر ہیں فرمایا خدا سے فراغت ملی ہی نہیں تو پھر اے دہلیس میرے تصور میں ہے
آئینہ ہے۔

حکایت : ہمارے عزیز مرشد سیدنا حکیم الدین سرہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی
نے کہا کہ آپ نکاح کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا میرے میں شہوانی غیبتات مٹ چکی ہیں
اگر کوئی بندہ خدا ان روحانی نعمتوں کو عمل میں لائے تو ان شاء اللہ دنیا میں
سرمد ہو گا اور آخرت کو بھلائی و بہبود ملے تو یقیناً ہے اور اللہ تعالیٰ ہر طرح کے بندگان خدا
کو گوارے ہیں صرف بددعا گلوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

حکایت : سیدنا سلیمان بن ابیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ
کیلے لکھ اور جب وہ ابراہیم کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا۔ ساتھی نے کہا آپ یہاں
تشریف رکھیں اور میں بازار سے کھانے پیئے کیلے لے آؤں اس کے جانے کے بعد
جبکہ حضرت سلیمان بن ابیہ کو کہ صاحب حسن و جمال تھے جسے میں بیٹھے تھے کہ ایک
بدادورت نے جو کہ بھاری کی چوٹی پر رہائش پذیر تھی اس نے دیکھ لیا کہ فرشتہ آگئی
(اگر وہ نظر بد سے بچ جاتی تو یہ معاملہ نہ ہوتا) اسی نے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا

کہ وقل للمؤمنات یغضض من ابصارہن۔ ترجمہ اسے محبوب آپ
مسلمان عورتوں کو حکم دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں (اور بدادورت بڑی جھکی کر بیٹھے
اتری اور سامنے کھڑے ہو کر اپنی آنکھ کچھ دھاپ نے سمجھا کہ یہ کچھ کھانے کی چیز آگئی
ہے آپ اٹھے تاکہ کوئی کھانے کی چیز غافل کر کے اسے دیں۔ اس عورت نے کہا
لست اریہ ہذا ، میں کھانے کو کچھ نہیں آگئی میں اس چیز کی طالب ہوں جو عورتوں
کو مردوں سے ملتا ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا تجھے تو شیطان نے جادو کر کے بھجوا ہے
یہ کہہ کر حضرت نے اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر چیخ مچا کر رونا شروع کر دیا اتنا زور سے
روئے کہ وہ عورت ڈر گئی اور قہقہہ اندازہ کر پڑی تھی۔ آپ دوتے دوتے جاتی کہ ساتھی
آگیا اس نے دیکھا کہ حضرت کا دورہ کر گیا بیٹھ چکا ہے آنکھیں سوتی ہوئی ہیں ساتھی
نے عرض کیا حضرت اس انداز سے رونے کا سبب کیا ہے آپ نے ہاتھ شروع کیا لیکن
ساتھی کا اصرار اور برہم ہونا۔ پھر آپ نے صورت حال بیان کی تو ساتھی نے جھپٹ مار
کر رونا شروع کر دیا آپ نے پوچھا کہ تو کیوں روتی ہے؟ اس نے عرض کیا اگر میں
آپ کی جگہ ہوتا تو شاید بدکاری سے نہ بچ سکتا۔ پھر وہ دونوں چلی پڑے جب خانہ کعبہ
کا طواف کیا تو حضرت سلیمان بن ابیہ کو دیکھا آگئی۔ دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں حسن و
جمال کے پیکر، عرض کی حضور آپ کا اسم شریف کیا ہے؟ فرمایا میرا نام یوسف ہے۔
عرض کیا یوسف صدیق (اللہ تعالیٰ کے نیا) آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں۔ تو
عرض کیا حضور آپ کا واقعہ غریب مصر کی بیوی (زلیخا) کے ساتھ عجب ہوا تو فرمایا میرا
معاہدہ بدادورت کے ساتھ عجب تر ہے۔ (نور الماظرین صفحہ ۲۰۸)

حکایت : کسی بادشاہ کی بیگمات میر کے لئے ہارن میں لگیں میرے قاری ہو گئیں
تو وہ اپنی کا اندازہ کیا اپنی اپنی پاکیزوں میں بیٹھ گئیں لیکن شہزادی جو کہ بچوں پنہ میں
مشغول تھی شہزبانوں نے یہ سمجھا کہ بیٹھ گئی ہیں ارادہ ہو گئے شہزادی جب ایسی
پاکیزوں کی جگہ آئی تو سب جاچکے تھے رات کا وقت تھا شہزادی بہت پریشان ہوئی دیکھا

ایک مسجد ہے دو چنوا حاصل کرنے کے لئے مسجد میں جلی گئی وہاں ایک نیک سرشت نوجوان مسافر بھی تھا اس کی اچانک نظر شہزادی پر پڑی تو دیکھا ایک بزدل وقت میں پٹی ہونے لڑتی برق تباہ میں بیوس نوجوان لڑکی ہے شمس عالم نے دوسرے ذائقے شہزادی کر دیے کہ ایسا مرقہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا خسانی خواہش بھی پوری کرو اور زیورات بھی ایک خزانہ ہیں یہ بھی حاصل کرو لیکن ایمان نہ کیا اگر بدکاری والا کام کر لیا تو روز قیامت دوزخ کی آگ سے چھٹکارا کیسے ہوگا۔ شمس نے کہا قیامت کی آگ کو پھر دیکھا جائے گا یہ موقع تو لطف اندوز ہونے کا ہے۔ ایمان نہ کیا یہ جہاں جو مسجد میں چل رہا ہے یہ وہ آگ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے آتش بار اپنی رحمت سے دھوکہ دیا میں نیچے ہے پہلے اس کو زوالا کر مہنگا برداشت نہ کر سکو تو دوزخ کی آگ کیسے برداشت کرے گی کہ یہ کہہ کر اپنے ایمان دہانے اپنی اگلی چروغ کی آگ پر کھینچ کر اپنی غریبہ کی کھینچ لی جب زوارہ کم ہوا تو شمس نے پھر جوش مارا پھر اگلی چروغ کی آگ پر کھینچ کر پھر چلے ہوئی تو کھینچ لی ہوں ہی کرتے کرتے رات گزری اور اگلی چاروی۔ صبح ہوئی تو پولیس اس شہزادی کو تلاش کرتے ہوئے مسجد میں آئی شہزادی کو لے کر پولیس والے بادشاہ کے پاس پہنچے بادشاہ کی دریافت پر پولیس والوں نے بیان کیا یہ شہزادی مسجد میں تھی اور ایک مسافر تھا۔ بادشاہ کو سخت غصہ آیا اور بے قابو ہو کر شہزادی کو قتل کرنے کے لئے کارروائی سونپ لی شہزادی نے کہا ابا جان مجھے قتل کر دینا آپ کے لئے آسمان ہے لیکن پہلے حقیقت حال تو سن لیں جس مسجد میں میں نے رات گزاری ہے وہاں جو مسافر قحط سے مارا کر دیے تو میں اس کے ہاتھ کا کیا حال ہے پھر جو آپ نے کرنا ہوگا کریں روز انسان کا قتل قیامت کے دن بہت بھاری ہوگا۔ بادشاہ نے مسافر کو بلوایا اور پوچھا پھر جب بادشاہ کو حقیقت حال کا علم ہوا حیران رہ گیا اور ڈر گیا اتفاقاً اس بادشاہ کا کوئی شہزادہ (الیکا) نہیں تھا بادشاہ نے اس مسافر کا علاج ہی شہزادی سے کر دیا اور سلطنت اس کے حوالے کر کے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔

درس عبرت:

اللہ تعالیٰ کے خوف نے اس طالب علم کو جس نے اگلی جلاؤ والی تھی بادشاہ کو دیا حرام کی مہولی کی لذت سے بچ جانے والے کو وہی شہزادی بھی تازہ نگاہی کے طور نصیب ہوئی اور بادشاہت بھی انعام میں ملی گئی
(مکتوبات ممدیہ ص ۱۰۰ از رسالہ شہرہ سے بچو)

لعان کار و کلاوی کا آخری فیصلہ

حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ اندس میں بھی اس قسم کے واقعات سرزد ہوئے لیکن آپ نے قتل کر دینے سے منع فرمایا بلکہ شرعی گواہوں کا مطالبہ کیا اور نہ لعان پر اکتفا فرمایا قتل کرنے کی اجازت نہ بخشی۔ اور یہی منطائے ایزدی ہے چنانچہ اس کی تصریح آئی ہے، لعان کا لغوی معنی ہے ایک دوسرے پر لعنت کرنا اور اس کا شرعی معنی قرآن مجید میں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ يَمُومُونَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَا اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدٍ
هَبْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّ لِيْ مِنَ الْمَضَامِقِ اِنَّ الْخَمِيْسَةَ اِنْ لَعَنَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَذٰبِيْنَ ۝۵۰ وَيَدْرٰۤى اَعْنٰی الْعَذَابُ اِنْ شَهِدَ اَرْبَعُ
شَهَادَاتٍ مَّ بِاللّٰهِ اِنَّ لِيْ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۵۱ لَخَمِيْسَةٌ اِنْ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنْ
كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۵۲

ترجمہ: اور جو لوگ اپنی عورتوں کو شہادت لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے سزائیں لے لی کہ وہ اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ عورت پر اللہ کا غضب اگر مرد سچا ہے (پ ۱۸۰ سورہ نور)

شان نزول :

صحیح بخاری شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ بلال بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی۔ حضور نے ارشاد فرمایا گوہری دور نہ تباری پیچہ پر جد لگائی جائے گی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ نہ ہونے جائے۔ حضور ﷺ نے وہی جواب دیا۔ پھر بلال نے کہا قسم ہے اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمایا جو میری بی بی کو حد سے بچائے۔ اس وقت جبریل علیہ السلام اترے اور اللہ تعالیٰ سے منسوب ازواجہم نازل ہوئی۔ بلال نے حاضر ہو کر اعلان کیا حضور نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اس نے بھی اعلان کیا جب پانچویں بار کی توبہ آئی تو لوگوں نے اسے روک کر کہا اب کہے گی تو ضرور غضب کی سختی ہو جائیگی اس پر وہ کچھ بڑکی اور جھجکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کر گئی مگر پھر کھڑی ہو کر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کیلئے رسالت کر رہی پھر وہ پانچواں بار بھی اُسی نے ادا کر دیا۔ صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے مرد و عورت میں اعلان کر لیا پھر حضور نے عورت کے لئے اسے نکاح کر دیا۔ حضور ﷺ نے دونوں میں تفریق کر دی اور پچھ عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور نے اعلان کے وقت پہلے مرد کو نصیحت دینا کیری اور یہ خبر دلی کہ نہ نیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو نکاح کر نصیحت دینا کیری اور اسے بھی یہی خبر دی۔ دوسری روایت میں ہے کہ مرد نے اپنے مال (میر) کا مطالبہ کیا اور شاد فرمایا کہ تم کو مال نہ ملیگا۔ اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اس سے اٹھا چکے ہو اس کے بدلے میں دے دیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید

اہل اور واقعہ :

مسلم شریف میں ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آیا اس نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو اپنی عورت کے پاس پائے (اور اس کو ثابت ہو جائے کہ اس نے زنا کیا) پس کلام کرے تو آپ اس کو کڑے لگاؤ گے یعنی حد قذف اور اگر قتل کرے تو آپ اس کو قتل کر دو گے اگر وہ چپ رہے تو نہایت غضب میں چپ کر لگا۔ پھر وہ کیا کرے۔ حضور علیہ السلام دُعا کرتے رہے یہاں تک کہ آیت لعان نازل ہوئی جو اوپر مذکور ہوئی۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں لعان لسی بيم ذلک الرجل من بین الناس فبجاء هو و امرته الی رسول اللہ ﷺ فبجاء۔

پھر وہی شخص اس امر میں بجا ہوا۔ یعنی جو اس نے سوال کیا تو اس کو پیش آیا۔ وہ اپنی زوجہ کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ان دونوں نے لعان کیا۔

فائدہ : اس حدیث میں وجہ لعنہ رجلا میں صاف تصریح ہے کہ اس نے زنا کی تہمت لگائی اور یہ بھی ہے کہ مرد نے عورت کو غیر مرد سے زنا کا مرتبہ پایا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صحیح مسلم میں اس طرح ہے : فسأه رجل من طو حذو بشکو اللہ و جلد مع اہله و رجلا۔ طواری میں ابن عباس کی روایت میں طو حذو مع امرئ رجلا آیا ہے۔ کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ (ایک مرد) زنا کرتا ہوا پایا۔

ان روایات میں تصریح ہے کہ کادہ کاری کی سزا واقعی سنگسار یا شہری حد ہے لیکن وہ حکومت کا حکم ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں قتل کرنے کی اجازت نہیں بخشی۔ اگر چار گواہوں جائیں یا چالیس سے زائد ہو تو شادی شدہ مرد و عورت پر سنگسار کا حکم ہے اگر دونوں غیر شادی شدہ ہیں یا ان میں سے ایک شادی شدہ ہے

اور ایک غیر شرعی شہادہ تو غیر شرعی شہادہ پر ہو گا۔ مارنے کی حد لیکن حدود کا کم کرنا حکومت کے کام ہے۔

غیر انسانی :

یعنی موقد کار و کٹاری پر غیرت انسانی کے سامنے اٹھ کر اچھا جاتا ہے اور انکی حضور سرور عالم ﷺ کی بہت زیادہ تعریف فرمائی لگہ فرمایا اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ غیور ہے اور اپنے لئے بھی فرمایا چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اسے چھوئیں بھی نہیں یہاں تک کہ چار گواہوں نے ارشاد فرمایا میں انھوں نے عرض کی یہ تو نہیں قسم ہے آپ کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں فوراً تلوار سے کام تمام کر دوں گا حضور نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تمہارا مرد اور کیا کہتا ہے جنگ دو بڑا غیرت والا ہے اور میں اُس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے، دوسری روایت میں ہے کہ یہ اللہ کی غیرت شہادت کی وجہ سے ہے کہ وہ آتش (جہنم کی باتوں) کو ہر دم فرمادیا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔

انتساب : اس روایت میں حضور سرور عالم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کی بہت زیادہ تعریف فرمائی اور اس قسم کی غیرت والے انسان بہت کم ہیں حضور سرور عالم ﷺ نے غیرت کی تعریف تو فرمائی لیکن قتل کی اجازت نہ بخشی بلکہ خاموشی اختیار فرمائی اسی لئے لازم ہے کہ خود کو قتل کرنے سے بچائے۔

شکوک و شبہات :

کار و کٹاری کی عام داستانوں سے بھی احرام ہوتا ہے کہ عموماً کار و کٹاری کا قتل شکوک و شبہات پر ہو رہا ہے اور ایسے شکوک و شبہات حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ اندر میں بھی ہوتے لیکن آپ بچائے سزا دیئے کے شک و شبہ کرنے والے کو قتل

شکوک و شبہات سے باز رہنے کی نہ صرف تلقین فرماتے بلکہ دھمکی سے سمجھاتے، چنانچہ صحیحین میں ہے کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور سے عرض کی کہ میری عورت کے ساتھ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا پتہ نہیں (یعنی معلوم ہوتا ہے میرا نہیں) حضور نے ارشاد فرمایا میرے پاس اونٹ ہیں عرض کی ہاں۔ فرمایا اُن کے رنگ کیا ہیں۔ عرض کی سرخ، فرمایا اُن میں کوئی بھورا بھی ہے عرض کی چند بھورے بھی ہیں فرمایا تو سرخ رنگ والوں میں یہ بھورا کہاں سے آگیا۔ عرض کی شاید رنگ نے کھینچا ہو (یعنی اس کے باپ اور اس کوئی ایسا ہوگا اس کا بھورا ہوگا) فرمایا تو یہاں بھی شاید رنگ نے کھینچ لیا ہو۔ اتنی بات پر اسے انکار سب کی اجازت مذول گو یا وہ شخص عورت پر زنا کے مرتکب کا شاک تھا اور چاہتا تھا کہ جو لڑکا پیدا ہوا ہے وہ تمام کاری سے پیدا ہوا ہے لیکن حضور سرور عالم ﷺ نے اسکی شکایت قبول نہ فرمائی اور نہ ہی اسے شک و شبہ میں جھک رہے دیئے بلکہ دلائل سے ثابت فرمایا کہ یہ قتل کا تیرا حق ہے اور غلط نہیں، میں جتنا کہ

لوگوں کے مدد کی غرض سے اور تفصیل طلب ہیں کتب فقہ میں مفصلاً موجود ہیں، بہار شریعت اور فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ ضروری ہے۔

ایک نچوڑ :

جنگ کار و کٹاری پوری عمرات پر ہے حکومت بھی صرف کاٹاری کا کار و کٹاری تک محدود ہے بلکہ ایسے اسباب بڑے کاروائی ہے جو لڑکا کار و کٹاری کو شہ سے توڑ دیتی ہے ضرورت ہے کہ باہمی سمجھوتے سے بھی کار و کٹاری کا متنازعہ کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ تعزیرات کے لئے ہے اور صرف حدود حکومت کے ذمہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عثمان بن عفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچا دے (یعنی دوسرا دے جو حد میں ہے) اور حد سے گزرنے والوں میں ہے لیکن کسی گناہ پر بغیر حد تادیب

جو سزا دی جاتی ہے اس کو قہر کہتے ہیں شہر نے اس کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں کی ہے بلکہ اس کو قہر کی دوائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرے قہر کا اختیار صرف بادشاہ و اسلامی کنٹریں بلکہ شہر پرانی کو قہر کا تمام کو مال باپ اپنی اولاد کو اختیار شہر کو قہر کر سکتا ہے (رواکنار و غیرہ) اس زمانہ میں کہ اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھرمک بلا خوف و خطر معاش کرتے اور ان پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرنے تو باز نہیں آتے اگر مسلمان حقیقی ہو کر ایسی سرائیں جو بزرگ کریں جن سے عبرت ہو اور یہ دنیا کی دور جزا کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب و واجب ہوگا بعض قوموں میں بعض معاش پر ایسی سرائیں دی جاتی ہیں مثلاً کھانہ پانی اس کا بند کر دیتے ہیں اور اس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اس کو کھاتے ہیں جب تک قہر نہ کر لے اور اس کی وجہ سے ان لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر ان کے یہاں سزا دینا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاش کے اندر ایسی باتیں کو پیش کرتے اور اپنے بچکانی قانون کو چھوڑ کر شرع مطہر کے مطابق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہوتا لیکن دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اختیار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک بچی کیا اگر اپنے دیگر معاملات و سزا و عات میں بھی شرع مطہر کا دامن پکڑیں اور روزمرہ کی جہان مقدمہ بازیوں سے دست برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں مقدمہ بازی کے مصارف سے زیادہ بھی نہ ہوں اور اس سلسلہ کے راز ہونے سے بعض وعدہ و وعید جو لوگوں میں گھر کر جاتی ہیں اس سے بھی محفوظ رہیں

(بہار شریعت)

یاد رہے کہ گناہوں کی مختلف حالتوں میں کوئی برا گناہ جیسے کار و کاری کا گناہ تو سخت سے سخت تر ہے، اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں کوئی حیوان اور غیرہ۔

ہوتا ہے بعض دنیا کے اور سخت ہے شرم و بے حیاء اور لیر ہوتے ہیں لہذا حاکم یا فیصلہ کن کنٹرول جس موقع پر جو قہر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ قہر سے بے جب کام لگنے تو زیادہ کی کیا حاجت۔ (بہار شریعت، رواکنار، بحوالہ اکتی)

اسی لئے کار و کاری میں ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جو حد شرعی (قتل) کے سامنے چاہیں کریں تاکہ بد بخت کار و کاری تارے ملک سے ہتر گول کر جائے۔

قتل کا بیباک :

ہمارے دور میں بعض خواتین و اہل مظلوم میں مثلاً اسی کار و کاری کی دوسری صورت جو حضرت شاد صاحب راشدی نے لکھی ہے کہ بعض وڈیرے (سر دار) ملکیت کی تقسیم کے یہاں لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے بلکہ قرآن شریف سے (شادی) کراتے ہیں۔ اسی یہاں تک کہ بعض لڑکیوں کو قتل کر دیتے ہوں یا ان سے زنا کا ارتکاب ہو جائے پھر وہ اپنی عزت اور بدنامی سے بچنے پر قتل کر دیتے ہوں اور یہ صرف سندھ کے وڈیروں کی ہرلی عادت نہیں تھریہ اکثر ملکوں اور علاقوں میں یہ عکس العملی عادت پھیلی ہوئی ہے۔

جاہلیت کا نمونہ :

صورۃ مذکورہ کو زندہ اور گر کر دینے سے انہیں روح الطیباں میں ہے کہ دور جاہلیت میں عربوں کی عادت تھی کہ وہ بچوں کو قبروں میں زندہ دفن کر دیتے یا افلاس (تھک دہی) کے خوف سے یا لغوی بننے کے خطرہ سے یا ان کی اچے سے عار کے لحاظ سے ڈرتے۔

لو کہیں کو زندہ درگور کوفے کا طریقہ :

کشاف میں ہے کہ جب کسی کے پاس کچھ پیرا ہو تو اسے زندہ درگور کر چاہتا تو اسے اون یا ان کے بچوں اور انہوں کے بالوں کا کچھ پہنا جو اونٹ کر یاں دھگل میں پرتی تھیں۔ اگر وہ کچھ کو جان سے مارنا چاہتا تو اسے چھوڑے

رکنا یہاں تک کہ وہ چھ سال کی ہو جاتی، پھر اس کی ماں سے کہتا کہ اسے سنگار کر خوشبو
دینا اور لگاؤں میں اسے سُسرال لے جائیں گا۔ اور وہ پہلے ہی جنگل میں اس کے لئے
گڑھا کھود چکا ہوتا۔ جب چنگی کو اس گڑھے پر لے جاتا تو اسے کہتا کہ اس کے اندر
جھانک۔ جب وہ چنگی اس گڑھے کے اندر جھانکتی تو وہ (کالم باپ) اسے پیچھے سے
دھکات دیتا تو چنگی اس میں گر جاتی، پھر وہ اس پر چنگی اڑا دیتا، یہاں تک کہ اسے
زمین کے برابر کر کے لٹا دیتا۔

فائدہ: بعض نے کہا کہ حاملہ عورت دفعہ عمل کے قریب ہوتی تو اسے اس عورت سے
بوسے گڑھے پر لے جاتا، اگر وہ چنگی جتنی تو اسے گڑھے میں پھینک کر گڑھے کو مٹی سے
بھر دیتا، اگر وہ عورت چھ جتنی تو اسے اٹھا کر گڑھے لے جاتا۔

قرآن مجید:

انہی لوگوں کے لئے آیت قرآنی ہے، وَاللّٰهُ وَجِدَہٗ مُسْلٰتٌ اور جب
زندہ رہا تو مٹی سے (پوچھا جائے گا) اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا عدل کے اظہار کے
لئے، یا فرشتہ پوچھے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا کیا ذنب (کس خطا پر) ان خطاؤں پر
جو قتل کے موجب ہیں مَعَاذَ اللّٰہِ فَبَلَّسْ (ماری گئی) جسے باپ نے قتل کر کے خود زندہ
دور کر دیا یا اس پر دشمنی تھا (درج الیمان)

آخری گڈاڑھی:

کار و کاری کا قتل خود شریعہ کرے یا کوئی اور غرض یا باپ تقسیم جائداد کے فطروہ
سے قتل کرے یا تنگ و غار میں لے کر یا منصوبہ بندی پر عمل کرے حمل گرایا جائے یا کسی
دنیوی دشمنی سے ہو۔ سب کا گناہ ایک ہے اور اس کا عذاب سب پر ہوگا۔ اگلی چند
احادیث مبارکہ حاضر ہیں۔

ناحی قتل کا اخروی عذاب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے

سناٹھ شریک ظہیر، اور بغیر حق کے چہن کو مارنا ہے۔ تو جس طرح میں اس کی خلافت
رکروں گا جس نے اللہ کے ساتھ گئی کو شریک ظہیر ایسا ہی طرح میں اس کی خلافت نہ
کروں گا جس نے جان کو ہلاک کیا ہے

تو جس طرح شریک ظہیر کی لعنت الہیہ ہے اور جس طرح اللہ سبحانہ تعالیٰ کا غضب
شرکوں پر شدید ہے اسی طرح اس کا غضب قاتل نفس پر شدید ہے۔ اور جس طرح
شرک پر یہ بات تک اللہ سبحانہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔ اسی طرح قاتل نفس پر لعنت
بھیجتا ہے۔ اور جس قاتل پر اللہ کی لعنت واقع ہوئی، تو وہ طہقوت خیم پر مارا جائے گا۔
یہاں تک کہ وہ جہنم کے درک پہنچ جائے گا۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے
شرکوں کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے، قاتل نفس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے
عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ مَنْ يَفْعَلْ مِثْلَ
مَعْمَدٍ (ترجمہ) اور جس نے جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہے اس
میں ہمیشہ بیٹھ رہے گا۔ اور اس پر عذاب کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لئے
عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی کو ناحق قتل کیا اور یہ قتل کھلی گمراہی ہے
اور اسے فرشتے ہمیشہ آگ کی پھریں سے ذبح کرتے رہیں گے جب تک اسے زندہ
کر بیٹھ تو اس کے حق سے نظروں نہ کیا دہی ہے گا اس کے بعد وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسے
پہلے تھا، مگر بعد ہجرت اسے ذبح کیا جائے گا، ان خرافات کا یہ عذاب ہمیشہ جاری
رہے گا۔ اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کواہوں میں حبیذ رکھا جائے گا اس میں وہ
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

حمل گرافا:

زندہ دور گور کر یا کسی حال میں عورت کا بچہ چاہے پیٹے کے نیچے گھسائے،
یعنی حمل سناٹا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وَاِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ: لِجِبِّ مَوْلَاكِ
مِثْلَ

بیٹ کے بچے کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کسی گناہ میں اسے قتل کیا گیا؟ یا زندہ درگور کیا گیا۔

حدیث نمبر ۱:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز گریز کی آواز کی مشابہت ہوگی اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مقیم ہوں۔ اس کے بعد وہ اپنی ماں کے لئے گرجا پڑے گا اور کہے گا: اے رب! اس سے پوچھنا کہ اس نے مجھے کس بنا پر قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ بچہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا، کس لئے تو نے اسے قتل کیا؟ کیا تو یہ گھنہ رکھتی تھی کہ میں اسے رزق نہ ہوں گا؟ اس لئے میں نے قتل کر دیا؟ اور اسے بچہ کی قتل کے لئے میرے فرشتوں کی موت کو اور وہ جہنم مالک کے سپرد کر دے، تاکہ وہ اسے انزلان کے کونٹوں میں بند کر دے۔ تو فرشتے اس عورت کو جہنم کے گھونٹے پکڑ لیں گے۔ کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیتا ہے پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق وزنجیریں ڈال دیں گے اور اس کے منہ سے جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے اور وہ اپنے جہنم انزلان کے کونٹوں میں پھنک دے گا۔ وہ کھول کر کہتا ہے: اے اللہ! اس آگ سے خبر دے کہ جس کا نام "بارالائہ" ہے۔ جب جہنم سرد ہونے پر اسے لگتا ہے تو اس کونٹوں کو کھول دیتے ہیں تو جہنم اس کی حرارت سے پھر نئے لگتا ہے، اس میں آگ سے اٹھنے والے دھواں، سراب اور بجلی ہیں جو عذاب والوں کو اُس سے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے ٹکڑے پھینکے ہوئے جس سے قاتلوں کو گھبراہٹ کرے گی چھوٹی بڑا سوال اسی کونٹوں میں رکھا کر انہیں عذاب دیا جائے گا یہ حال کہ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں جو چاہے حکم فرمائے۔

حدیث نمبر ۲:

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا:

الموتى والموتى وشى التار لان النفس المنطقة فى النار مقارنة للنفس الحيوانية۔

ترجمہ: المائت اور المائت جہنم میں ہیں اس لئے کہ نفس باہر نفس حیوانیہ کا قرین (مقارن) ہے (روح البیان)

ہر حال کا درکار کی ایک نہایت غلط فہم حرکت ہے اس کا درکار اسلام کے پس کا روگ نہیں، جب تک حکومت خصوصیت سے اس کی روک تھام نہ کرے نہیں آج کل کی اکثر حکومتوں کا حال یہ ہے کہ وہ خود ہی اپنے گناہوں سے غرض کشا ہے۔

آئندہ خود نگہداشت بنا کر اور ہر کی کند

فقیر نے اپنی استقامت پر اہل اسلام کو اپنی نہ صرف روک تھام کے طریقے بتائے ہیں بلکہ اس بنیادی مرض کو جس سے کھیر پھٹنے کے مشورے اور تجاویز اور روحانی نفع لکھے ہیں اور خدا کا خوف رکھنے والے مرد و خواتین قتل میں لائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ معاشرہ پر حکومت رشک کرینگے۔

وما علينا الا البلاغ

ہیں حنفی ہوں:

مسئلہ اعلان کے متعلق امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر عثمان بنی نے ایک لائسنس سوال اٹھایا ہے فقیر کیلئے "حقیقۃ اللہ" سے سوال و جواب نقل کر کے عثمان بنی کی شہادت بخیر کرنا میرا مسلکی فریضہ ہے کیونکہ میں حنفی ہوں۔

(سوال) حضرت امیر اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے ایک میاں بیوی میں اعلان کر دیا اور فرمایا کہ شاید کالا گھوٹا بالے والے لاپتہ ہو جائے۔ جس کو وہ بیوی نے جانا موت عورت حاملہ کی اطمینان سے پوچھا کیا کہ ایک مرد اپنی بیوی کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس سے بیزار کی طاہر کرے تو انہوں نے فرمایا: ہاں! لہذا کرے، لیکن امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ آپ نقل کے اعلان

کے انکار سے لگان نہیں کراتے۔

(جواب) انکار حمل سے لگان کا ہونا کی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اسی لئے امام انقسم رحمۃ اللہ علیہ انکار حمل سے لگان نہیں فرماتے کیونکہ حمل کا بغین نہیں ہونا بعض وقت ایسے قیاس پر پھول جا رہے ہیں جن سے حمل معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں حمل نہیں ہوتا۔ چنانچہ علامہ ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وقد اخبرني بعض اصحابي عن بعض خواصها انها تظهرها قبل واستمر الى سعة الشهر ولم يسلكت فيه حتى حيث لا تبيحها اسباب المولود لم اصابها طلق وحسب الدابة تحبها قبل نزل تعصر العصرة بعد العصرة وولحي كل عشرة تجدوا حتى طاحت فارغة من غير ولد۔

کہ مجھے بعض میرے اہل بنے خبر دی کہ اس کی بعض کھلی کھلی ظاہر ہوا اور نہ ایک بار اور نہیں اس کے حمل میں کسی قسم کا ٹک نہ تھا۔ یہاں تک کہ سب سامان ولادت کے تیار کئے گئے۔ پھر اس کو خون آخروں ہوا اور بچہ جنم کے لئے آئی مگر اس کے اندر سے تھوڑا تھوڑا پانی نکلا رہا۔ یہیں تک کہ بغیر بچہ جنم کے فارغ اٹھ کر دی ہوئی۔ یعنی اس کی بچہ نہ تھا۔ خون یا پانی تھا جو نکلی گیا۔

معلوم ہوا کہ صرف حمل کے انکار سے تکلیف ثابت نہیں ہوتی۔ جب تک زانیہ نہ ہو تو تکلیف نظر نہیں آتی۔ کہنے کو تو نے زنا کیا اور یہ حمل اس زنا سے ہے تو امام صاحب کے نزدیک لگان لازم ہو گا چنانچہ یہاں یہ ہے:

فان قال لها ذنبت وهذا الجبل من الزنا فلا عتار لوجود القذف حيث ذكر الزنا صريحا۔

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث ابن مسعود واسن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی ہے ان دونوں حدیثوں میں یہ ذکر نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف انکار حمل سے لگان کرنا غارتگی البابی عورت کا حاملہ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ حمل کی

حالت میں لگان کرنا۔ نیز کہ حمل کے انکار سے لگان ہوا بلکہ ان دونوں حدیثوں کے اصل واقعہ میں زانیہ کی قسمت لگانے کا ذکر آیا ہے۔

عجیبہ کی نکاحی جتنی الجہد میں تھے ہیں

ولقد رقع السمان لى عهد رسول الله ﷺ من صحابيين احدثا عن سعد بن أبي وقيل ابن الحارث الانصاري العجلاني ومي زبينة بن شريك بن مسحمة لخللا عتار كان ذلك سنة تسع من الهجرة ولانهمما هائل ابن ابيه بن عامر الانصاري وغيرهما مروي في صحيح البخاري ومسلم وغيرهما۔

کہ لگان رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں دو صحابہوں سے رواں ہوا ایک جو غیر عجلانی جس نے اپنی زوجہ کو شریک بن تھا کہ مانتھو زانیہ کی قسمت لگائی تو ان دونوں نے لگان کیا اور یہ غیر صحیح ہے۔ دو راہ لالہ میں یہاں دونوں کی حدیثیں بخاری و مسلم وغیرہ میں مندرج ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ ابن ابی شیبہ نے جو ابن عباس واسن مسعود سے روایت حدیثیں نقل کی ہیں۔ ان میں جو غیر لالہ لالہ کی لگان کا یہ ذکر ہے اور ان دونوں نے اپنی اپنی عورت کو زانیہ کی قسمت لگائی تھی۔ صرف حمل کا انکار نہیں کیا تھا۔ چنانچہ ابن مسعود کی حدیث صحیح مسلم میں اس طرح آئی ہے۔ جو کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ انکار حمل کا ذکر نہیں۔ البتہ دو عورت حاملہ تھیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی حدیث مفصل ذکر کر کے فرماتے ہیں:

فقد اخرج اصحابي حديث عبد الله بن رضى الله تعالى عنه لى الذعان وهو لعان بقذف كان من ذلك الرجل لامرأته وهي حامل لا يحملها۔

کہ لعان میں عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا اصل یہ ہے اور یہ لعان زانیہ کی قسمت سے ہے جو اس مرا نے اپنی بی بی کو لگائی۔ اور دو حاملہ تھیں۔ یہ لعان صرف انکار حمل سے

نہیں۔ مزید تفصیل فی اللہ پر اور دیگر کتب بخیر میں ہے۔

اپیل : علماء کرام و عوام اہل اسلام کو تحریر کی بہت پسند ہو تو اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں تاکہ کار و کاروں کی و باہ کا قطعاً قلع بویا خصوصاً اہل سندھ بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ اسکا ترجمہ سندھی میں قائم کریں مگر گھر فقیر کا پیغام پہنچائیں خصوصاً حضرت علامہ صاحبزادہ راشدی صاحب خطیب جامع مسجد نمٹ الاسلامیہ لاہور (سندھ) خصوصی توجہ فرمائیں۔

دیئے کا بھکاری

انتقیر القاری ابو العباس محمد فیض احمد ایسی رضوی خیر

بریل پور۔ پاکستان

۲۵ جولائی ۱۳۸۱ھ

آداب مرشد

مصدقہ اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ

از قاری رضویہ شریف

۱۔ یہ اعتقاد رکھئے کہ ہر مطلب اسی مرشد سے حاصل ہوگا اور اگر کسی دوسری طرف توجہ کرے گا تو مرشد کے فیض و برکات سے محروم رہے گا۔

۲۔ ہر طرح مرشد کا بطریق و اور جان و مال سے اس کی خدمت کرے کیونکہ بغیر محبہ ہر کے کچھ نہیں ہوگا اور محبت کی بھکان بیکار ہے۔

۳۔ مرشد جو کچھ کہے اس کو فوراً بجالائے اور بغیر اجازت اس کے فعل کی اقتداء نہ کرے کیونکہ بعض اوقات وہ اپنے حال و مقام کے مناسب ایک کام کرتا ہے کہ مرید کو اس کا کتنا زہر قاتل ہے۔

۴۔ جو در و وظیفہ مرشد تعلیم کرے اس کو پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑ دے خواہ اس نے اپنی طرف سے پڑھنا شروع کیا ہے یا کسی دوسرے سے سنا ہے۔

۵۔ مرشد کی موجودگی میں ہر تن اس کی طرف متوجہ رہنا چاہیے یہاں تک کہ سوائے فرض و سنت کے کھانا لگے اور کوئی وظیفہ اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے۔

۶۔ حتی الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ کسی کام یا مرشد کے سایہ پر یا اس کے پٹے پر پڑے۔

۷۔ اس کی چھات یا وضو کی جگہ نہارت یا وضو نہ کرے۔

۸۔ مرشد کے برتنوں کو استعمال میں نہ لائے۔

۹۔ اس کے سامنے نہ کھانا کھائے نہ پانی پئے اور نہ وضو کرے، ہاں اجازت کے بعد وضو کرے۔

۱۰۔ اس کے در و درو کی سے بات نہ کرے، بلکہ کسی کی طرف متوجہ بھی نہ ہو۔

۱۱۔ جس جگہ مرشد بیٹھا ہو اس طرف پیچھے نہ بھولائے اگرچہ سامنے نہ ہو۔

۱۲۔ اور اس طرف تھوکنے بھی نہیں۔

۱۳۔ جو کچھ مرشد کہے اور کرے اس پر اعتراض نہ کرے کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے اور کہتا ہے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کا قصہ یاد کرے۔

☆.....ایک ضروری التماس سنی عوام سے.....☆

عالم اسلام کے عظیم تر مصنف اعظم مفسر اعظم قائدِ وقت آسمانِ تحقیق کے نیر
اعظم زبدۃ العلماء والفقراء مناظر اسلام قاطع نجدیت ورافضیت 'قدس
مآب قبلہ وکعبہ ولی کامل محسن البسنت رہبر شریعت حضرت علامہ مفتی الحاج
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کے زورِ قلم سے چار ہزار
کے قریب کتب و رسائل لکھے جا چکے ہیں اور وہ اشاعت کے منظر ہیں۔ آپ
حضرات الان میں سے اپنی استطاعت کے مطابق کوئی کتاب یا رسالہ اپنے
غریب و اقارب مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے اگر شائع کر دانا چاہیں تو
حضرت صاحب کی فہرست کتب علم کے موتی سے اپنی پسند کی کتاب یا رسالہ
چن کر ہمیں مطلع کریں۔ تمام تر ذمہ داری کیونگ سے لے کر چھپائی تک
ہماری ہوگی۔ کتاب یا رسالہ ایک ہی بیخے کے اندر آپ کے ہاتھ میں
انشاء اللہ عزوجل

رابطہ کے لیے:

ناشر
سیرانی کتب خانہ

محکم دین سیرانی روڈ اٹل دکان بابائے سیرانی مسجد باہر

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصانیف درج ذیل کتاب خانوں پر موجود ہیں

مکتبہ ضیائیہ کمیٹی چوک راولپنڈی
0345-5808018

مکتبہ ادیبیہ رضویہ بہاول پور

حق چار یار بک اسٹال
پاکستان تحریک فیض سنگھ پور میری سندھ
0302-4898563

احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور
0300-8842540

مکتبہ فیضان مدینہ رحیم یار خان
0300-9675663

مکتبہ فیضان سنت نزد چیمپل والی مسجد ملتان
0306-7305026

مکتبہ گلزار مدینہ سرخاب روڈ برماہوئی کوسہ
0334-2403121

مکتبہ زاہد بیہ شیخوپورہ روڈ فیصل آباد
0302-7983578

نظامیہ کتاب گھر زبیرہ منٹرو لاہور
0301-4377868

مکتبہ غوثیہ نزد عسکری پارک کراچی
0300-2134630

مکتبہ نئی سلطان چھوٹی گئی حیدر آباد
0312-3807434

مکتبہ سیفیہ متینہ غوثیہ بازار بہاولپور
0301-7728754

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ہوم اسٹیڈ ہال حیدر آباد
0300-3045073

ناشر
سیرانی کتب خانہ

اتل ماون باغ محمد علی شاہ بہاولپور 0300-6830592